ڈاکٹر محمد ہارون قادر

نُسخۂ دلکُشا: ایک نادر تذکرہ (۱۸۷۰ء)

"Tazkara nuskhah-e-Dilkusha" was published in 1870. Its author was Raja Janam Jee Mitar. This literary work has two parts. The first part contains a discription of 595 poets, where as the second part describes 203 male poets and 23 female poets. Janam Je Mitar has presented the poetic works and brief life sketches of the poets. His effort is quite worthwhile for the reader of Udu Literature ofter the lapse of 139 years.

نُسخۂ دلکُشا کے مصنف راجہ جنم جی متر ہیں ۔شاعری میں ''ارمان'' تخلص کرتے تھے۔ان کے باپ کا نام راجہ بندرابن متر اور دادا کا نام راجہ پتمبر متر تھا۔ان کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تذکرہ ''سخن شعرا،۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء'' کے مصنف مولوی عبدالغفور خان بہادر متخلص بہ نساخ تالیف سخن فہم وسخندان نکتہ شناس ونکتہ دان رقم طراز ہیں:

> ''اَرمان تخلص راجہ جنم جی نبیرۂ راجہ پتمبر متر شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم حوالیٔ شہر کلکتہ میں سونٹری میں رہتے ہیں راقم ان سے ملاقات ہے ان کا ایک تذکرہ شعراے اردو نظر سے گذرا۔''(۱)

عبدالغفور نساح نے راجہ جنم جی مترا کے تذکرے ''نُسخۂ دلکُشا'' کا نام نہیں دیا اور ان سے ملاقات کا ذکر کرنے کے باوجود اُن کے متعلق کوئی بھی ضروری معلومات نہیں دیں۔لیکن لالہ سری رام مصنف ''خمخانہ جاوید'' نے تھوڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے:

> ''راجہ جنم جی متر کلکتہ کے ایک مشہور امیر خاندان کے رُکن تھے اور باوجودیکہ اُردو فارسی ان کی مادری زبان نہ تھی مگر اس پر بھی دونوں زبانوں کے قابل انشا پرداز اور بالخصوص شعر وسخن کے دلدادہ تھے۔شعرائے ریختہ کا ایک مختصر تذکرہ جس کا نام دلکُشا ہے ان سے یادگار رہے۔حافظ اکرام احمد صاحب ضیغم سے مشورہ فرمایا کرتے تھے ان کے صاحبزادے ڈاکٹر راجہ راجندر لال متر ہندوستان کے مشہور ترین محقق آثار قدیمہ اور بڑے زبردست فاضل وادیب تھے۔ ہندوستان میں آرکیالوجی (فن تحقیق آثار قدیمہ) کا اتنا بڑا محقق گذشتہ صدی میں ایسا کوئی نہیں گزرا۔تبرکاً چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

کام اپنا نہ کبھی تجھ سے مری جان نکلا — تن سے جاں نکلی مگر دل کا نہ ارمان نکلا
رات بھر نالے کِیا کرتا ہوں گریہ دن کا — پوچھتے کیا ہیں حقیقت مرے اوقات کی آپ''(۲)

وفا راشدی نے اپنی کتاب ''بنگال میں اردو'' میں راجہ جنم جے مترا کے بارے میں کچھ اس طرح تحریر کیا ہے:

> ''راجہ جنجوئی منزارمان چوربگان کلکتہ کے راجہ فیملی کے چشم و چراغ تھے۔شرف تلمذ ضیغم سے تھا۔انھوں نے سب سے پہلے 'گرے' کی نظموں کا اردو ترجمہ کیا۔صاحب دیوان تھے۔ان کا یہ مطلع بہت مشہور ہے:

کام اپنا نہ کبھی تجھ سے مری جاں نِکلا
تن سے جاں نکلی مگر دل سے نہ ارماں نکلا

شعرائے اُردو کا ایک تذکرہ موسوم بہ نُسخۂ دلکُشا، ان کی ادبی شخصیت کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ گارسان دی تاسی کی غیر فانی کتاب ''تاریخ ادبیاتِ ہندوستانی'' کی دو جلدیں اس سے قبل شائع ہو چکی تھیں اور آخری جلد بھی مطبع کو بھیج دی گئی تھی۔ اگر ارماؔن کا نسخہ دلکشا، اس سے قبل شائع ہو چکا ہوتا تو دتاسی یقیناً اپنی کتاب میں اور بعض نئی اور مفید چیزوں کا اضافہ کر سکتا تھا لیکن بہر حال دتاسی نے اتنا ضرور کیا کہ بطور ضمیمہ ان تمام شعرا کی فہرست جن کا حال اس تذکرے میں ہے، داخل کتاب کر دی۔ یہ فہرست صفحہ ۳۵۵ سے صفحہ ۳۷۶ تک پھیلی ہوئی ہے۔ ''تاریخ ادبیاتِ ہندوستانی'' کی آخری جلد شائع ہونے پائی تھی کہ ارمان کا انتقال ہو گیا۔ بابو راجندر لال متر جو ارمان کے رشتہ دار تھے ادیبانہ مذاق رکھتے تھے انہوں نے ارماؔن کی دوسری جلد کا غیر مطبوعہ نسخہ دتاسی کے پاس بھیج دیا جس کا تعارف دتاسی نے اپنی کتاب کی جلد ثالث کے دیباچہ میں کر دیا ہے۔''(۳)

جنم جی مترا کے استاد سید حافظ اکرام احمد ضیغمؔ کے بارے میں وفا راشدی اپنی کتاب ''بنگال میں اردو'' میں یوں رقمطراز ہیں:

''غدر کے بعد جن شعراء نے بنگال میں شہرت حاصل کی، ان میں سید حافظ اکرام احمد ضیغمؔ سب سے زیادہ نامور استاد گذرے ہیں۔ پیشہ طبابت تھا۔ شعر و شاعری سے فطری ذوق رکھتے تھے۔ شعرائے دہلی و لکھنؤ میں میرؔ، سودا و نسیم کے ہمعصر تھے۔ بنگال کے معاصرین میں خواجہ عبد الرحیم صباؔ، خواجہ فیض الدین شائق تلمیذ غالبؔ وغیرہ جیسے سخن سنج موجود تھے۔ مرزا جان تپش کی طرح وہ بھی آخری عمر میں رام پور سے ڈھاکہ تشریف لے گئے اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔ ضیغم نے شاہ رؤف احمد رافت سرہندی شاگرد جرأت سے اکتساب فن کیا۔ ضیغم اردو فارسی کے صاحب دیوان تھے۔ مختلف وضاحت سخن میں طبع آزمائی کی مگر ریختہ و مرثیہ میں خاص ملکہ تھا۔ بنگال میں انہوں نے بہت سی لایق و فایق شاگرد چھوڑے۔ جن میں عبد الغفور خاں بہادر نساخ، سید محمود آزادؔ، عبداللہ، آشفتہ، حکیم اشرف علی مستؔ، خواجہ عبد الغفار آخترؔ، حافظ رشید الٰہی وحشت، راجہ فمونی متر ارمان سپہر ادب کے درخشندہ ستارے بن کر چمکے۔ محمود آزاد نے ایک شعر میں ضیغمؔ کی مکمل تعریف کی ہے۔

کامل فن سخن ماہر اصنافِ کلام
کوئی ضیغمؔ سا نظر مجھ کو نہ استاد آیا''(۴)

جنم جی متر بہ تخلص ارماؔن نے نُسخۂ دلکُشا (جلد اوّل) میں حافظ اکرام احمد ضیغم کا ذکر اس طرح کیا ہے:

''ضیغم تخلص نام اکرام احمد، پیرزادے سرہندی۔ باشندے رام پور کے۔ حال کلکتہ میں رہتے ہیں۔ شاگرد میاں رافت کے۔ اشعار فارسی اور اُردو خوب کہتے ہیں۔ ریختی اور ہزلیات میں مہمان تخلص ہے۔ اکثر ملکوں میں سیاحی کی ہے اور بہت زبانوں سے واقف ہیں۔

ہوں شاہ کشور سخن دلپذیر کا — کرسی عرش پایہ ہے اپنے سریر کا
دیتا ہے قلب کاخ کو ترجیح کاخ پر — سمجھا جو مدعا ہے نقوش حصیر کا
یہ ذکر سلسلے میں ہمارے مدام ہے — اُس زلف سے خیال بندھا ہے اسیر کا
یا رب! ہوں جا کے خلد میں ہم جد کے پائے بوس — گندم کے برخلاف اثر ہو شعیر کا
ساقی بھی مست میں بھی ہوں مست آج زاہدا — یکساں یہی ہے حال مرید اور پیر کا
کھینچا ہے دل کو زلف سے مچھلی نے کان کی — ماہی کو سحر یاد ہے کیا مارگیر کا

☆☆☆

ہوا حسن بتاں میں منعکس جلوہ خدائی کا
نمایاں کفر سے ہے استفادہ رہنمائی کا

قفس میں بند ہو کر تو ہے جان شاد ہے ایسی
کسی کو قید ہونے کا ہے غم اس کو رہائی کا

یہ کس ماہ حلب کا عکس اس پر پڑ گیا ضیغم
کہ آئینے سے عالم بڑھ کے ہے دل کی صفائی کا

☆☆☆

آج کل ہم سے جو بیزار ہے دلبر اپنا
چین لینے نہیں دیتا دل مضطر اپنا

مرغ جاں کیوں قفس تن سے نہ پرواز کرے
ہر پر تیر ستمگار ہے شہپر اپنا

کسی عنواں نہیں جاتا جو خیال خط غیر
ہوش اڑا دیتا ہے ہر ایک کبوتر اپنا

خواب میں ہمرہِ اغیار جو اُس کو دیکھا
ایسا رویا میں کہ تر ہو گیا بستر اپنا

ردف کا وصل روی سے مجھے دینا ہے ضرور
شب مہتاب ہے اور آیا ہے دلبر اپنا

جس نے آباد کیا حسن کا بازار اپنا
جنس بھی آپ ہے اور خود ہے خریدار اپنا

ایک دل تھا جو بڑا مونس و غمخوار اپنا
وہ بھی مشکل میں الٰہی نہوا یار اپنا

آبداری کو یہ کس تشنہ گلو کی یا رب
تیغ کو سنک چٹاہے ستمگار اپنا

☆☆☆

اپنے سینے میں وہی عشق نہاں ہے کہ جو تھا
کعبۂ دل میں وہی ذکر بتاں ہے کہ جو تھا

تیرا انداز وہی آفت جاں ہے کہ جو تھا
کشتۂ ناز و ادا پیر و جواں ہے کہ جو تھا

آپ تشریف جو یہاں لائے اے بندہ نواز
دیدۂ و دل وہی صاحب کا مکان ہے کہ جو تھا

آہ و نالہ ہے وہی اور وہی رونا ضیغم
پراثر گریہ و نالے میں کہاں ہے کہ جو تھا

☆☆☆

ان کے جوڑے میں رہا کرتا ہے جوڑا سانپ کا
اور یہاں ہر پیچ میں بٹی کے توڑا سانپ کا

عشق کاکل میں یہ مضموں ہم نے جوڑا سانپ کا
زلف کا مفتون سدا رکھتا ہے جوڑا سانپ کا

زلف جاناں کا دم تحریر لازم ہے خیال
تا سمند طبع کی خاطر ہو کوڑا سانپ کا

نظم کو جادو بنایا یاد نرگس نے تمام
فکر سنبل نے ذرا مضمون نہ چھوڑا سانپ کا

زلفیں آپس میں سدا ہو جاتی ہیں زیر و زبر
سانپ کے ہے واسطے موضوع لھوڑا سانپ کا

شانۂ مشاطہ نے سلجھا کے گوندھی نہ جعد
توڑ کرنے والے نے ہر ایک جوڑ جوڑا سانپ کا

مدتوں دل میں رہا جومار کاکل کا خیال
رفتہ رفتہ ہو گیا آخر وہ پھوڑا سانپ کا

ڈالنا موباف کا تم کو نہیں آتا اگر
میرے سر سے ماریئے صاحب یہ کوڑا سانپ کا

مانگ پر اُن کی بندھے تعویذ سونے کے نہیں
شیر کر دوں کی سواری میں ہے گھوڑا سانپ کا

یاد زلف یار میں آنسو بہا کر چشم سے
رات پُر زہر اک پھپولا ہم نے پھوڑا سانپ کا

میل ہے کاکل سے اس کا اس سے کاکل کا مدام
ہو گیا ہے یار جانی تیرا توڑا سانپ کا

چشم مست یار میں سرمہ نہیں دنبالہ دار
سر نکالے ہے پٹاری سے یہ جوڑا سانپ کا

ڈھکدُ ھکے کے در میں الجھے دونوں زلفوں کے سرے
ایک من پر لڑ رہے آج جوڑا سانپ کا

خاک اُڑائی ہے بگولے نے ہماری بعد مرگ
ہاتھ رہا بخت سے ضیغم یہ گھوڑا سانپ کا

☆☆☆

رونق بزم طرب ہے آج شمع روئے دوست
آتی ہے گلہائے نخل آرزو سے بوئے دوست

لن ترانی وہاں ہے یہاں ہے شوق دید روئے دوست
دیکھئے کب تک حجاب رخ رہے گیسوئے دوست

مہر ذرہ اُس کا ہے کہتے ہیں جس کو روئے دوست
عقل کُل ہے قمریئے سروقد دل جوئے دوست

انجمِ داغ جگر کی انجمن ہو گی تباہ
آ گیا ہم کو نظر جب آفتاب روئے دوست

طوطیٔ خط کو نوشتے نے کیا جب سے اسیر
دام مرغ دل نہیں جنجال ہے گیسوئے دوست

رونق معشوق ہے عاشق سے کیوں روشن نہ ہو
آفتاب داغ دل سے ماہتاب روئے دوست

سرد آہیں بھرتے بھرتے میں یہاں ٹھنڈا ہوا
گرمیٔ دشمن سے وہاں خالی نہیں پہلوئے دوست

چشم بھی ناصح کی پتلی اب سکندر کی ہوئی
میں نے کیوں اس دشمن جاں کو دکھایا روئے دوست

رکھ نہ اے ضیغم ابھی تو کلک گوہر بار کو
بھیجنے ہیں اور بھی اشعار ہم کو سوئے دوست

☆☆☆

غنچۂ دل میں بسی رہتی ہے بوئے روئے دوست
منزل پیک نظر ہے کوچۂ گیسوئے دوست

غیرت موج صبا ہے نکہت گیسوئے دوست
آتش گل آب ہو دیکھے جو رنگ روئے دوست

لوٹتا ہے کون ان روزوں بہار روئے دوست
وجہ اب ہے اور جو دیکھتے ہیں سوئے دوست

چشم عین شوق میں اے چرخ رکھتے ہیں یہی
شانۂ مژگاں سے جھاڑیں ایک دن گیسوئے دوست

پردۂ محمل اُڑا باد نفس اکدم کہ ہو
مرغ دل پروانۂ شمع جمال روئے دوست

ہو گئی آئینہ وجہ حیرت طوطی خط
زیب قصر حسن ہے آئینۂ زانوئے دوست

غل نہیں کرتا ہوں میں زندان میں اے جوش جنون
تا نہ آ جائے زبان پر شکوۂ گیسوئے دوست

بخت خفتہ نے مجھے بیدار رکھا عمر بھر
ہاتھ پہنچا خواب میں کس روز تا بازوئے دوست

خندہ زن اُس دست میں شانہ ید بیضا پہ ہے
غیرتِ ثعبانِ موسیٰ کیوں نہ ہو گیسوئے دوست

جائے حیرت ہے جو سکتے میں سکندر آ نہ جائے
اک نظر گر دیکھ لے آئینۂ زانوئے دوست

منہ نہ دکھلائے کسی کو جائے ایسی آبرو
ہو اگر آئینۂ منہ رو بروئے روئے دوست

شب کو ان کے بام پر ہم نے لگائی جو کمند
گر پڑے چڑھ چڑھ کے مثل شانۂ گیسوئے دوست

آتی جاتی دمبدم مثل نفس ہے مرگ و زیست
کھیل میں مصروف ہیں جیسے لب و ابروئے دوست

بدگمانی حد سے گذری ضیغم اپنی چشم میں
کیوں نہ ہو دشمن سے بدتر دوست نیکوئے دوست

☆☆☆

پہنچے چمن میں گر مرے نخل سخن کی شاخ
نسرین کی شاخ ہو قلم اور نسترن کی شاخ

ٹھہرے نگہ پہ کیا کسی نخل چمن کی شاخ
تار نظر ہے یار کے سیب ذقن کی شاخ

تیرے سوا کسی کو لکھا ہو جو ہم نے خط
تو ہو قلم ہمارے نہال بدن کی شاخ

میرا نہال تن ہے ترے تیر سے نہال
پیدا ہوئی ہے زخم جگر کے دہن کی شاخ

سرسبز ہو کبھی نہ مرے نخل قد کی طرح
آفت رسیدہ جو کہ ہے چرخ کہن کی شاخ

طوبیٰ بھی تیرے دست کے سایہ میں ہے نہال　　ہے کس روش بلند ترے نخل تن کی شاخ
دامان و جیب کیونکے رہے ثابت اے جنون　　خواہاں ہر یک بن میں ہو جب پیرہن کی شاخ
دنبالہ دار سرمہ نہیں چشم یار میں　　نکلی ہے عین مستی میں ضیغم ہرن کی شاخ

☆☆☆

زنجیر کی سن کر ترے محبوس کی جھنکار　　مجنوں نے کہا ہے عجب افسوس کی جھنکار
ہے چھنکی ترے جان دل مانوس کی جھنکار　　شیشے کی خوش آتی ہے نہ فانوس کی جھنکار
ہیں چوڑیاں اُس ساعد آفت میں قیامت　　کیوں جان نہ لے عاشق مایوس کی جھنکار“(۵)

☆☆☆

جنم جی مترا نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ حافظ اکرام احمد ضیغم ان کے استاد ہیں۔ راجہ جنم جی مترا نے الف کی ردیف میں بطور شاعر اپنا ذکر بھی کیا ہے لیکن صرف دو سطروں میں، جن سے ان کے حالات زندگی پر زیادہ روشنی نہیں پڑتی۔ وہ یوں تحریر کرتے ہیں:

”ارمان تخلص، نام جنمے جی متر مؤلف اس نسخے کا نبیرۂ بیکنٹھ باشی راجہ پتامبر متر بہادر کلکتہ کے باشندے اگرچہ اشعار اس ہیچمدان ان کے اس قابل نہیں کہ شاعروں کے زمرے میں داخل ہوں۔ مگر بپاس خاطر بعضے دوستوں کے ناچار مندرج کیے۔

کام اپنا نہ کبھی تجھ سے مری جان نکلا　　تن سے جان نکلی مگر دل کا نہ ارمان نکلا
ہو گئی آتش عشق رخ جانان روشن　　درد دل صورت کاکل ہے پریشان نکلا
زخم پہلو نے مری چشم سے کی ہم چشمی　　جو کہ خنداں نظر آتا تھا وہ گریان نکلا
گل کو بھی صورت یوسف تراشیدا پایا　　چاک داماں تھا وہ یہ چاک گریبان نکلا
نقد جان جس کو دیا دوست سمجھ کر میں نے　　خوبی بخت سے دشمن وہی ارمان نکلا

☆☆☆

ہمیشہ جس پہ فدا ہم نے جان و مال کیا　　کبھی نہ اس نے مرے حال پر خیال کیا
ادا اور آن سے اک آن میں لیا دل کو　　دکھائی چال کچھ ایسی کہ پایمال کیا
بنا ہمارا سویدا بھی رشک ماہ و زحل　　جو ان کے گال کے شب خال کا خیال کیا
کیا جفا سے وہیں چور چور شیشۂ دل　　کبھی فلک سے جو اک جام کا سوال کیا

☆☆☆

میں فدا تجھ پہ ہوں تو غیر پہ اے غیرت حور　　آہ غیرت تجھے اک روز نہ آئی کیا خوب
دل دیا ہاتھ سے اُس آفت جان کو ارمان　　بیٹھے بٹھلائے مصیبت یہ اٹھائی کیا خوب

☆☆☆

تم نے ہم سے تو صنم ترک ملاقات کی آپ　　بھول کیا صاف گئے بات وہ کل رات کی آپ
چشم گریاں پہ مری کیجئے نگہ روز فراق　　دیکھا چاہتے ہیں کبھی سیر جو برسات کی آپ
بندگی کیجئے بندے کی ابھی سے صاحب　　رکھیں خو ایسی جو غیروں سے اشارات کی آپ
رات بھر نالے کیا کرتا ہوں گریہ دن کو　　پوچھتے کیا ہیں حقیقت مری اوقات کی آپ

☆☆☆

ہے دل ترے فراق سے پراضطراب آج　　جان تن سے میری جاتی ہے آ جا شتاب آج
کل تو پلائے ساقئے مہوش نے خم کے خم　　کرتا ہے نار ہجر سے دل کو کباب آج

☆☆☆

دل ہوا ہے گھر خیال عارض دلدار کا　　اس محل میں ہے محال اکدم گذر اغیار کا
دیکھتا ہے جو اُسے ہوتے ہیں گم اُس کے حواس　　حال یہ پہنچا ہے اے ظالم ترے بیمار کا
سینہ خالی ہو گا قاتل کی نشانی سے مرا　　زخم اے جراح بھر آیا اگر تلوار کا

☆☆☆

مرغ دلی نکلے نہ جس جال کے جنجال سے آہ　　دام الفت ہے وہ صیاد کا یہ دام نہیں

☆☆☆

دیکھ کر دست حنائی اُس بت گلفام کے　　خشک غم سے خون ہوا ہے پنجۂ مرجان کا

☆☆☆

توسن طبع جو آوے مرا جولانی پر　　پانی پڑ جائے ابھی آتش سحبانی پر
اس پری کی جو مقرر ہوں میں دربانی پر　　پاؤں رکھوں نہ کبھی تخت سلیمانی پر
دست قدرت کا لکھا ہے یہی پیشانی پر　　خط سبق لے گیا اس کا خط ریحانی پر
عرش پر کیونکہ نہ اس زہرہ جبین کا ہو دماغ　　تارے افشاں پہ فدا ماہ ہے پیشانی پر
دیدۂ تر میں ہیں لخت دل سوزاں اس رنگ　　جس طرح آگ بجھا دیوے کوئی پانی پر
نہ ہوا موم دل اس رشک پری کا نہ ہوا　　لاکھ افسوں میں پڑھے سنگ سلیمانی پر
اشک دیتا ہے جو لے لیتا ہے چادر مہتاب　　ہے نظر بس انہیں دو کی مری عریانی پر
ہوبہو کھینچے جو اُس رشک پری کی تصویر　　یہ تو ہو گا نہ گمان ہم کو کبھی مانی پر
موذیوں میں بھی ہے اتنا اثر ہم جنسی　　مار بل کھاتا ہے کاکل کی پریشانی پر
اُن سے ظالم کے اٹھائے ہیں سدا جور فلک　　کیا ڈراتا ہے مجھے اپنی ستمرانی پر
جانب غیر اگر تم نے ہلائی ابرو　　ہم بھی رکھیں گے گلا تیغ صفاہانی پر
اگلے سب زخم ہرے ہیں مرے اے تیر انداز　　کیا عجب تیر کے ہو جائیں اگر دھانی پر
قیس نے بن سے جو مجنون کے تری دی تشبیہ　　رہ نے خط کھینچ دیا نجد کی ویرانی پر
فرط گریہ سے ہے یہ حال فلک اے ارمان　　جس طرح سے کہ دھواں کش ہو رواں پانی پر‘‘ (۲)

درجِ بالا اشعار کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعری میں ارمانؔ کا مقام خاص بلند نہیں تھا۔شاید یہی وجہ ہو کہ ان کی شہرت زیادہ نہ ہو سکی۔اردو ادب میں ان کا نام اگر زندہ ہے تو صرف ’’نسخۂ دلکشا‘‘ کی وجہ سے زندہ ہے۔اگران کے بیٹے بابو راجندر لال متر بھی اس نسخہ کی حفاظت نہ کرتے تو ممکن تھا کہ آج راجہ جنم جی متر کو کوئی بھی نہ جانتا اور سال ہا سال کے بعد آج یہ نسخہ منظر عام پر نہ آ سکتا۔

ان حوالوں کے علاوہ ارمانؔ کے بارے میں مزید تفصیلات کسی بھی قدیم تذکرے میں نہیں ملتی،البتہ بنگال کے ایک ہندو ادیب شانتی رنجن بھٹاچاریہ نے ۱۹۶۳ء میں اپنی کتاب ’’بنگالی ہندووں کی اردو خدمات‘‘ میں ارمانؔ کے حالات زندگی اور ادبی کارناموں پر بحث کی ہے۔ان کے بقول:

''نُسخۂ دلکُشا کے مصنف راجہ جنم جئے متر ۵-اکتوبر ۱۷۹۶ء میں پیدا ہوئے۔اور ۲۵-اگست ۱۸۶۹ءکووفات پائی۔اس لحاظ سے وہ اسداللہ خان غالب کے ہم عہد اور ہم عمر ہیں۔اَرمانؔ کے دادا پتمبر شاہ دہلی میں بہادر شاہ اول کے نواب وزیر تھے۔ ۸۸-۱۷۸۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوکر کلکتے واپس آئے اور وہیں ۱۸۰۶ء میں ان کا انتقال ہوا۔راجہ پتمبر کے اکلوتے بیٹے راجہ بندرابن متر بھی شاہ دہلی کے ملازم تھے۔جنم جئے متر ا،ارمانؔ انہیں کے بیٹے ہیں۔

ارمان کئی زبانوں میں عبور رکھتے تھے اور بنگلہ، اردو، فارسی اور برج بھاشا سب میں شعر کہتے تھے۔ اردو شاعری سے خصوصی لگاؤ تھا اور اردو شعرا کے ہزاروں اشعار انہیں یاد تھے۔اس زمانے کے مشہور ومقبول شاعر حافظ اکرام احمد ضیغم سے مشورہ سخن کرتے تھے۔''(۷)

اس کے علاوہ بھی ۱۹۶۵ء میں ڈاکٹر شانتی رنجن بھٹا چاریہ نے اپنی کتاب ''بنگال میں اردو مخطوطات ۱۸۰۰ء تا ۱۹۸۰ء میں جنم جی مترا کے بارے میں یوں تحریر کیا:

''نسخہ دلکشا...جنمے جئے متر اَرمانؔ گنیش پریس میں شری بھوپندر لال متر نے چھاپا۔تاریخ اشاعت ۱۶ جون۔ باراول۔تعداد دوسو۔قیمت ایک روپیہ۔صفحات ۲۰۴۔یہ صرف پہلا حصہ ہے اور اس کا دوسرا حصہ شائع نہیں ہوا۔اس پہلے حصے کو جنمے جئے متر اَرمانؔ کے بیٹے مشہور زمانہ عالم راجندر لال متر نے مرتب کر کے شائع کیا کیونکہ دوران طباعت تذکرہ ہذا جنمے جئے متر انتقال کر گئے تھے۔ارمان کی یہ تصنیف ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں ہے اور ارمان پر جناب رئیس انور نے کام کر کے ڈاکٹریٹ کی سند پائی ہے۔''(۸)

ڈاکٹر شانتی رنجن بھٹا چاریہ نے اپنی کتاب ''بنگال میں اردو زبان وادب (چند تحقیقی مضامین)'' میں بھی نسخہ دلکشا کا ذکر یوں کیا:

''یہ راجہ جنمے جئے متر ۱۸۶۷ء ارمان کا مشہور تذکرہ شعرا ہے۔''نُسخۂ دلکُشا'' کی یہ جلد ۱۸۵۴ء میں چھپ چکی تھی۔لیکن مصنف کی خرابی صحت اور بعد میں موت کی وجہ سے اسے شایع نہیں کیا گیا۔ پندرہ سال گزرنے کے بعد ارمان کے بیٹے راجندر لال متر نے اسے ۱۸۷۰ء میں شائع کر دیا۔یہ صرف حصّہ اول ہے اور اس کا دوسرا حصّہ شائع نہیں ہوا۔ارمانؔ اور ان کے اس تذکرہ پر مفصل روشنی میں ''بنگالی ہندوؤں کی اُردو خدمات'' میں ڈال چکا ہوں۔ارمان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ادا اور آن سے اک آن میں لیا دل کو　　　دکھائی چال کچھ ایسی کہ پائمال کیا

☆☆☆

اُس پری کی جو مقرر ہوں میں دربانی کو　　　پاؤں رکھوں نہ کبھی تخت سلیمانی پر''(۹)

ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) کے بقول نُسخۂ دلکُشا کا ایک حصّہ (حصّہ اوّل) مطبوعہ ہے اور ایک ابھی غیر مطبوعہ ہے۔اس نسخہ کے دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ نُسخۂ دلکُشا ۱۲۶۸ھ بمطابق ۱۸۵۱ء سے لے کر ۱۸۵۴ء بمطابق ۱۲۷۱ھ کے دوران مکمل ہوا۔ ایسا خیال اس لئے کیا جاتا ہے کہ مصنف نے دلکُشا کے دیباچے میں خود تحریر کیا ہے:

''اور ابتدائے عہد سلطان ابوالظفر جلال الدین محمد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی (سنہ ۱۱۷۳ ہجری) سے تا سلطنت حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر بادشاہ (۱۲۶۸ ہجری) کے شعرا کا احوال اکثر درج کیا، اوران سے متقدمین شاعروں کو کم لکھا ہے۔''(۱۰)

مالک رام تحریر کرتے ہیں:

''نسخہ دلکشا مطبع میں تھا اور اس کا کافی حصہ چھپ چکا تھا کہ وہ (ارمانؔ) بیمار پڑ گئے اور طباعت کا کام رک گیا۔ مطبوعہ حصہ اس انتظار میں پڑا رہا کہ ان کی صحت بحال ہو تو کتاب کا بقیہ حصہ بھی چھاپ کرا سے مکمل کر دیا جائے۔ بد قسمتی سے یہ نہ ہو سکا اور اگست ۱۸۶۹ء میں ان کا انتقال ہو گیا اس پر ان کے صاحبزادے بابو راجندر لال متر نے مطبوعہ حصے کو جلد اول کی شکل میں شائع کر دیا۔ یہ کتاب ۲۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اور کلکتے سے ٹائپ مین چھپی ہے۔ مطبع کا نام یقین سے معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ شائع شدہ حصے کا سرورق انگریزی میں طبع ہوا (۱۸۷۰ء) اس پر گنیش پریس کا نام ملتا ہے۔

(مطبوعہ حصے کے شروع میں انگریزی زبان میں ایک مختصر سا تعارف ہے جس میں لکھا ہے)

مندرجہ ذیل صفحات ۱۸۵۴ء/۱۲۷۱ھ میں چھپے تھے۔ طویل علالت نے مصنف کو اجازت نہ دی کہ وہ اس کے آخری حصے کی طباعت کی نگرانی کر سکتے۔ پچھلے دنوں ان کی وفات ہو گئی۔ چونکہ اب اس کام کی تکمیل کا امکان غیر یقینی ہو گیا ہے لہٰذا غیر مکمل حصہ جلد اول کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ پوری کتاب میں اردو کے ۶۷۷ شاعروں اور ۲۳ شاعرات کے نام (اور مختصر حالات) اور ان کے کلام کا انتخاب ہے۔ یہ حصّہ جو (مطبوعہ شکل میں) قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس میں ۲۸۰ شعرا کے حالات ہیں۔''(۱۱)

اس عبارت کے آخر میں ۱۴۔ مارچ ۱۸۷۰ء کی تاریخ تحریر ہے۔ مالک رام اپنے مضمون میں یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ یہ تعارف ارمانؔ کے بیٹے بابو راجندر لال متر کا لکھا ہوا ہے۔ اس حصے کی اشاعت کے بعد اس خیال سے بقیہ حصّہ نہ چھپ سکے گا اور ضائع ہو جائے گا۔ ارمان کے بیٹے راجندر لال نے بقیہ قلمی مسودے کو گارسین دتاسی کو پیرس بھیج دیا۔

اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسخہ دلکشا کے دو حصے ہیں۔ دونوں حصے ایک مکمل تذکرے کی صورت میں ۱۸۵۴ء میں اشاعت کے لئے پریس بھیجے گئے۔ لیکن مؤلف کی علالت کے سبب اشاعت التوا میں پڑ گئی۔ صرف ایک حصہ ۱۸۷۰ء میں چھپ سکا۔ باقی حصہ غیر مطبوعہ پڑا رہ گیا اور گارسان دتاسی کو بھیج دیا گیا۔ چنانچہ دونوں حصے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ یورپ میں محفوظ ہیں۔(۱۲)

جنم جی متر، ارمانؔ کے ''نسخہ دلکشا'' کا اولین سراغ مشہور فرانسیسی مستشرق گارسین دتاسی کی تاریخ ادب ہندوستان کی تیسری جلد مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں ملتا ہے۔ دتاسی نے تیسری جلد کے دیباچے میں لکھا ہے:

''بابو جنم جی متر کا نیا تذکرہ جس کا نام نسخہ دلکشا ہے عنقریب شائع ہونے والا تھا لیکن مصنف کے بے وقت انتقال کی وجہ سے اس کی طباعت کا کام روک لیا گیا۔ بابو صاحب مشہور فاضل راجندر لال متر کے والد تھے۔ اس تذکرے میں ہندوستانی شعرا کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۷۷ شاعروں اور ان ۲۳ شاعرات کا حال قلم بند کیا گیا ہے جو ۱۱۷۳ھ سے شروع ہو کر ۱۲۶۸ھ تک گزرے ہیں۔ ہر ایک کے کلام کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔''(۱۳)

گارسین دتاسی کی یہ عبارت نسخہ دلکشا حصہ دوم غیر مطبوعہ کے متعلق ہے۔ مجھے نسخہ اول اور دوم ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) سے عنایت ہوا تھا۔ نہایت خوش خط تحریر ہے۔ دوسرے حصے کے آخر میں نقل کرنے والے کا نام سید محمد فاضل مشہدی مع تاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء درج ہے۔ میری گنتی کے مطابق ۲۰۸ شاعروں اور ۲۳ شاعرات کا ذکر ہے۔ جن میں ایک شاعرہ (پہلی) کا نام نا معلوم ہے۔ مطبوعہ حصّے کے متعلق گارسین دتاسی نے تیسری جلد کے ضمیمہ میں لکھا ہے:

''یہ کتاب کلکتے سے ۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی اس کتاب میں ۵۸۷ اُردو زبان کے لکھنے والوں کے حالات درج ہیں۔ کل صفحات ۲۱۰ ہیں۔ ہر صفحہ ۲۰ سطروں کا ہے۔''(۱۴)

ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے بھی اپنی کتاب میں کتب خانہ دتاسی کا جائزہ لیتے ہوئے دوسرے حصے کے قلمی مسودے کے بارے میں لکھا ہے:

''نسخہ دلکشا... یہ کتاب بابوراجندر لال متر کے تذکرہ شعرا کا دوسرا حصّہ ہے۔ پہلا حصّہ کلکتے میں ۱۸۷۰ء شائع ہوا ۲۸۰ صفحات ہیں جن میں ہندوستانی مصنفین پر ۵۸۷ مضامین ہیں۔ یہ دوسرا حصّہ ان شعرا سے متعلق ہے جن کے نام صرف ''ک'' سے شروع ہوتے ہیں بہت ہی خوش خط مخطوطہ ہے۔''(۱۵)

قاضی عبدالودود صاحب نے ''نسخہ دلکشا'' کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے:

''اس کی پہلی جلد ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ گارساں دتاسی کی غیر فانی کتاب ''تاریخ ادبیات ہندوستانی'' کی دو جلدیں اس سے قبل شائع ہو چکی تھیں اور آخری جلد بھی مطبع کو بھیج دی گئی تھی... بہر حال دتاسی نے اتنا ضرور کیا کہ بطور ضمیمہ ان تمام شعرا کی فہرست جن کا حال اس تذکرے میں ہے داخل کتاب کر دیئے۔ یہ فہرست ص ۳۵۵ سے ص ۳۷۶ تک پھیلی ہوئی ہے۔ تاریخ ادبیات ہندوستانی کی آخری جلد شائع ہونے پائی تھی کہ ارمان کا انتقال ہو گیا۔ بابوراجندر لال متر... نے ارمان کی دوسری جلد کا غیر مطبوعہ نسخہ دتاسی کے پاس بھیج دیا جس کا تعارف دتاسی نے اپنی کتاب کے جلد ثالث کے دیباچے میں کیا۔''(۱۶)

ڈاکٹر افتخار حسین کے بیان کے مطابق:

''تیسری جلد میں پہلے آٹھ صفحے کے پیش لفظ میں دتاسی نے لکھا ہے کہ اس اثناء میں سے ایک نہایت کارآمد تذکرہ موسوم بہ نسخہ ''دلکشا'' کے دوسرے حصّے کا مخطوطہ مل گیا۔ جن میں ان شعرا کے حالات جن کے نام ''ک'' اور اس کے بعد کے حروف تہجی سے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دتاسی نے ان شعرا اور شاعرات کے ناموں کی فہرست دی ہے جن کا نام تذکرہ نسخہ ''دلکشا'' میں کیا گیا ہے۔''(۱۷)

دہلی سے نکلنے والے رسالے ''تحریر'' میں مالک صاحب لکھتے ہیں:

''انہوں نے (بابوراجندر لال متر) نے غیر مطبوعہ حصے کا مسودہ دتاسی کے پاس بھیج دیا اور اس زمانے میں دتاسی کی تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی (فرانسیسی) زیر طبع تھی۔ اب اس کے لئے یہ نیا مواد اپنی کتاب میں ٹھیک مقام پر شامل کرنا دشوار تھا۔ لہٰذا اس نے اپنی تصنیف کی تیسری جلد کے شروع میں اس کا ذکر کیا کہ کتاب تکمیل کے مراحل میں تھی کہ بابوراجندر لال متر نے میرے پاس نسخہ دلکشا کا دوسرا غیر مطبوعہ حصہ بھیجا پھر اسی جلد کے ضمیمے میں اس نے پہلی جلد کے شعرا کی فہرست بھی دے دی۔''(۱۸)

درج بالا اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ نُسخۂ دلکُشا کا اولین تعارف گارسین دتاسی نے کرایا۔ چونکہ نسخۂ دلکُشا اسے بہت دیر سے ملا اس لئے وہ اس تعارف کو اپنی کتاب ''تاریخ ادبیات ہندوستانی'' میں مناسب جگہ پر نہ چھاپ سکا لیکن آخری جلد کے دیباچے اور اس کے ضمیمے میں نسخہ دلکشا کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دونوں حصّوں کے متعلق ضروری تفصیلات ضرور شائع کر دیں۔

قدیم اردو تذکروں میں صرف عبدالغفور نساخ نے اتنا سراغ دیا کہ ارمانؔ نے اُردو شعرا کا ایک تذکرہ لکھا تھا۔ تذکرے کا نام نہیں بتایا۔ بعد میں ڈاکٹر محی الدین قادری زور مرحوم اور قاضی عبدالودود صاحب نے گارسین دتاسی کے حوالے سے نسخہ دلکشا کے مختصر تعارف شائع کئے۔ اس کے بعد ہندوادیب شانتی رنجن بھٹاچاریہ نے اپنی تصنیف ''بنگالی ہندوؤں کی اُردو خدمات'' میں ارمان اور ان کی تالیفات پر تھوڑی تفصیل سے تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ نگار پاکستان کے شمارہ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے ڈاکٹر آغا افتخار حسین کا ایک مضمون نسخہ دلکشا کی فہرست شعرا کے ساتھ شائع کیا ہے۔(۱۹) اس کے بعد ڈاکٹر آغا افتخار حسین صاحب کے دو مختصر تعارفی نوٹ اور شائع ہوئے۔(۲۰) ۱۹۶۹ء میں مالک رام کا ایک مضمون نسخہ دلکشا حصّہ

دوم یعنی خطی نسخے کے متعلق چھپا جس میں اشعار کو چھوڑ کر شعراء کے نام بھی دے دیے گئے۔ (۲۱) لیکن آج تک کسی بھی محقق نے دونوں حصوں کو سامنے رکھ کر نُسخۂ دلکُشا کے متن و مواد کا نہ تو جائزہ لیا ہے اور نہ ہی اس کی افادیت و اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر آغا افتخار حسین نے بھی رسالہ ''نگار'' میں چھپنے والے مضمون کو دوبارہ اپنی تالیف ''یورپ میں تحقیقی مطالعہ'' میں فہرست کے ساتھ شامل کیا ہے۔ (۲۲)

نُسخۂ دلکُشا دو جلدوں میں ایک ضخیم تذکرہ ہے۔ جو اردو زبان میں ہے۔ اس کا ایک حصّہ ۱۸۷۰ء میں کلکتے میں شائع ہوا۔ اس کا ایک نسخہ انڈیا آفس لندن میں اور ایک پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود ہے۔ ایک ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں محفوظ ہے۔ (۲۳)

ذیل میں اس کے دو صفحوں کا دیباچہ جس میں ''حمد'' کے بعد مؤلف نے تذکرے کی افادیت اور تالیف کرنے کے اسباب اور اس کی ترتیب پر روشنی ڈالی ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

حمد بیحد اس مالک ذوالجلال خداوند لایزال کو سزاوار ہے؛ جس نے دریائے سخن کو اپنے ابرکرم سے گوہر معنی عطا فرمایا، اسی کے جود و فیض سے غواص طبع انسان نے اس بحر بے پایان سے جواہرات مضامین کنارۂ لب تک لا کے مطلب دلی پایا اور طوطی خوش بیان زبان انسان کو وہ گویائی بخشی؛ جس کے روبرو لال مرغان چمن ہوئے، فانوس دل عشق منزل کو اپنی شمع ظہور کے ایک ذرہ نور سے ایسا منور کیا کہ چودہ طبق زمین و آسمان کے اُس پر روشن ہوئے۔ بیت

گھس جائے چلتے چلتے قلم سر سے تا بپا   تو بھی نہووے شمۂ حمد خدا ادا

شایقان فن سخن و طالبان مضامین تازہ و کہن ناظران غزل و اشعار فرحت انگیز و سامعان رباعیات و مخمسات لطافت و ظرافت آمیز کی خدمت فیض درجت میں گذارش یہ ہے کہ یہ عاصی پر معاصی اپنے غنچۂ دل پژمردہ کی تروتازگی کی خاطر سیر چمنستان پر بہار دیوان ہائے اردو و فارسی میں کبھی کبھی مصروف رہا کرتا تھا اور جو ابیات و اشعار دلچسپ پاتا اس کو پارۂ کاغذ پر لکھ کر جی بہلاتا، رفتہ رفتہ چند عرصے میں ایک دفتر ہو گیا، مگر جب کبھی کسی شعر کا مضمون یاد آتا؛ اور دل شوق منزل اسی شعر کی تلاش پر مائل ہوتا؛ تو بسبب عدم ترتیب اشعار کے جلد دستیاب ہونا مشکل ہوتا، لہٰذا اس خوشہ چین خرمن مضامین کا دلِ نیاز آئین اس پر متوجہ ہوا؛ کہ یہ اشعار پُر بہار؛ مع نام و تخلص اور مختصر احوال مصنفوں خجستہ آثار کے۔ کہ یہ بھی اعلیٰ مطالب طالبان سخن سے ہے۔ بترتیب حروف تہجی مرتب کئے جاویں، تاکہ متلاشی جلد اوسے پاویں، اور اُن کے مذاق سے لطف اٹھاویں، اور نام اس بیاض رشکِ ریاض کا ''نسخۂ دلکشا'' رکھا۔

اگرچہ انسان کی وحشت طبیعت و کدورت مزاج کے علاج کے لئے عقلائے زمان و حکمائے دوران نے نوع بنوع و طرح بطرح کے قصے کہانی و افسانے بھی لکھے ہیں۔ لیکن جب تک ان کو ابتدا سے تا انتہا نہ پڑھئے؛ تب تک دل مضمحل کو تسکین عاجل حاصل نہیں ہوتی، مگر اشعار جس کی ایک بیت کے پڑھنے سے وہ لطف فی الحال ملتا ہے، اور صاحبان نازک مزاج تفریح طلب کی خاطر غائر میں گراں معلوم نہیں ہوتا، اس قیاس پر امید ہے؛ کہ ناظرین اس مجموعے کے بھی اپنے دل پر ملال کو فرحت فی الحال بخشیں، اور جو خطا پاویں؛ قلم عطا سے درست فرمادیں۔

یہ تذکرہ دو ترتیب پر مرتب ہوا، ترتیب اول میں ذکر شعرائے ہند کا۔ احوال مختصر کے ساتھ۔ اور تخلص ان

کا - بترتیب حروف تہجی - رقم کر کے قدرے اُن کے کلام دلپذیر سے مندرج کیا، اور ترتیب دوم میں اشعار عورتوں کے؛ اور وہ ابیات کہ دل چسپ تھیں؛ مگر جن کے مصنفوں کے نام و تخلص معلوم نہ ہوئے، اور ابتدائے عہد سلطان ابوالظفر جلال الدین محمد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی (سنہ ۱۱۷۳ ہجری) سے تا سلطنت حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ (سنہ ۱۲۶۸ ہجری) کے شعرا کا احوال اکثر درج کیا، اور ان سے متقدمین شاعروں کو کم لکھا ہے، اور احقر نے تیمناً و تبرکاً آغاز اس کتاب کا ساتھ اسم مبارک ایسے دو سلطنت آرا وکشور کشائے دہلی کے کیا؛ جس سے مرتبہ اس بیاض کا دوبالا ہو گیا۔''

(دیباچہ: نُسخۂ دلکُشا، جلد اوّل، جلد دوم)

درج بالا دیباچہ مکمل نسخہ دلکشا یعنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ سے متعلق ہے۔ مکمل نسخے کی ترتیب کی صورت جیسا کہ مؤلف نے دیباچے کے آخر میں ظاہر کی ہے یہ ہے کہ مولف نے پہلے حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار شعرا کے حالات لکھے ہیں اور ان کے بعد ساتھ ہی ان کے کلام کا نمونہ دیا ہے۔ آخر میں شاعرات کے حالات اور ان کے کلام کے نمونے درج ہیں۔ وہ اشعار بھی درج ہیں جن کے مصنفوں کے نام و تخلص معلوم نہ ہو سکے۔ مولف نے شعرا کے اشعار کو ترتیب اول اور شاعرات کے اشعار کو ترتیب دوم کا نام دیا ہے۔ شمار کے مطابق ترتیب اول میں مہدی حسین آباد لکھنوی سے لے کر حکیم یونس تک ۷۹۱ شعرا اور ترتیب دوم میں ۲۳ شاعرات کے اشعار شامل ہیں۔ شاعرات کے اشعار کے بعد ۱۴ متفرق اشعار اور تین رباعیاں ایسی درج کی گئی ہیں جن کے مصنفین کے نام مولف کو معلوم نہ ہو سکے۔ یوں اگر مکمل تذکرے میں شعرا و شاعرات ملا کر دیکھا جائے تو وہ آٹھ سو چودہ بنتی ہے۔

نسخہ دلکشا کے حصہ اول میں دیباچے کے بعد جب مؤلف ردیف وار مشاعروں کا ذکر کرتا ہے تو اس سے پہلے درج ذیل عبارت پڑھنے کو ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

''آغاز کتاب کا از راہ ادب کے جو ساتھ نام حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی اور حضرت صاحبقران جناب ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی تخت نشین دہلی کے ہوا اس کو احقر نے فخر اپنا سمجھ کر ترتیب حروف تہجی کو دخل یہاں نہ دیا اور نام نواب آصف الدولہ بہادر کا بھی بعد ذکر ممدوحین کے ثبت کیا۔''(۲۴)

اس کے بعد شاہ عالم آفتاب بہادر شاہ ظفر اور آصف الدولہ آصف کے اشعار اور نام ان کے نام کی ردیف میں بھی آئے ہیں لیکن ان کے سامنے یہ وضاحت کر دی گئی ہے:

''آصف تخلص۔ در آغاز کتاب میں بعد ظفر کے لکھا گیا۔ ظفر تخلص۔ یعنی بادشاہ دہلی۔ آغاز کتاب میں مرقوم ہوا۔''(۲۵)

مذکورہ بالا تفصیلات مکمل نسخے کی ہیں۔ پہلا حصہ کی کیفیت یہ ہے کہ دیباچہ کے ساتھ آباد کے ذکر سے شروع ہو کر کفایت کے اشعار پر ختم ہوتا ہے۔ دونوں کے اشعار بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:

''آباد............آباد تخلص نام مہدی حسین خان خلف حاجی محمد حسین خان باشندے لکھنؤ کے ایک دیوان چھوٹی بحر میں لکھا ہے اور دوسرا خواجہ آتش کے دیوان کے مقابلے میں ان کو تلمذ شیخ ناسخ سے ہے۔''(۲۶)

اشعار بطور نمونہ (آباد):

اڑ گئی زنجیر ٹکڑے پرزے سب غل ہو گیا — تیری طاقت کا بس اے دست جنوں غل ہو گیا
جلوہ گر گلشن میں جب وہ غیرت گل ہو گیا — ہر چراغ گل چمن میں شمع کا گل ہو گیا
لے لیا دست حنائی یار کا جب ہاتھ میں — پنجۂ خورشید میرے ہاتھ کا گل ہو گیا

شوق وصل یار نے آ کر اُٹھائے پائے صبر   دور میرے دل سے اب کوسوں تحمل ہو گیا
ہاتھ آئے سیکڑوں ہی درہم داغ جگر   عشق کی سرکار سے جس کو توسل ہو گیا
دم اُلجھتا ہے میرا گھڑیوں پریشان ہے دماغ   دل کو اے آباد جب سے عشق کاکل ہو گیا

☆☆☆

ممکن نہیں نشان ملے اس شمع نور کا   ڈھونڈا کریں چراغ لئے سب شعور کا
خورشید سر اُٹھائے بہت ہے غرور کا   بند نقاب کھول دوں اک دن حضور کا
جب چاہیں مجھ میں شکل کو آپ آ کے دیکھ لیں   حسرت سے آئینہ میں بنا ہوں حضور کا
کھا کر گلوری یار جو آباد دے اُگال   مرہم بنے وہ زخم دل ناصبور کا

☆☆☆

ہجر میں وصل کو ہم یاد کیا کرتے ہیں   شاد یوں ہی دل ناشاد کیا کرتے ہیں
تم ہمیں بھولے سے بھی یاد نہیں کرتے ہو   ہم تمہیں آٹھ پہر یاد کیا کرتے ہیں
کوئی ایسا بھی نہیں مشق جفا میں استاد   نئی بیداد وہ ایجاد کیا کرتے ہیں
انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں فرشتے ہر دم   ایسی ہم ہجر میں فریاد کیا کرتے ہیں
کوئی ایسا نہیں کہتا ہے کسی کے منہ پر   آپ جو کچھ مجھے ارشاد کیا کرتے ہیں

☆☆☆

ہمارے زخم بھر لائے گا خط روئے جاناں کا   بنے گا مرہم زنگار سبزہ اس گلستاں کا
دہن کا لیں گے بوسہ اب تک آ لینے دو گیسو کو   اندھیری رات میں توڑیں گے قفل اس گنج پنہاں کا

☆☆☆

سیلاب اشک سے نہ فقط ہر مکان گرا   کرّوبیوں میں غل ہے کہ اب آسماں گرا
بلبل ہوں ایسے گلشن نازک بہار کا   موج شمیم گل سے مرا آشیاں گرا
گویا عصائے دستِ دل زار چھٹ گیا   جب کچھ سکی نہ آہ تو میں ناتواں گرا

☆☆☆

جسم ایسا تری فرقت میں ہمارا اُترا   سر پہ رکھا تو قدم سے وہیں چھلا اترا
نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں   ہے غلاف آپ کے گل تکیہ کا میلا اترا

☆☆☆

بند بندھوائے ہیں محرم کے کسی نے مجھ سے   سلسلہ طرفہ ہوا دل کی گرفتاری کا
کاٹ دی بات وہیں یار سے جب بولا میں   غیر کا دانت مجھے دانت ہوا آری کا

☆☆☆

دیکھ کر عکس دُرِ دندان کو میں کُشتہ ہوا   زہر کیا گھولا ہوا تھا موتیوں کی آب میں
مچھلیاں بازو کی دیکھیں گے نہانے میں اگر   ماہیان بحر بے آتش بھنیں گی آب میں

☆☆☆

روٹھیں اگر منایئے ہاتھوں کو جوڑ کر   اے دل کبھی نہ خاطر دلدار توڑیئے

☆☆☆

عشق سے کوئی زمانے میں نہیں سل بھاری   لاکھ من سے نظر آتا ہے مجھے دل بھاری
صاف ہو مجھ سے صنم جلد کہا مان مرا   بے سبب بار کدورت سے نہ کر دل بھاری

☆☆☆

تو سن فکر رسا از خود ہمارا تیز ہے   وہ نہیں یہ اسپ جس کو حاجت مہمیز ہے
فرد دل کی یار مانگے گا تو دیکھلائیں گے ہم   مہر داغ عشق سے طیار دست آویز ہے
کیا ہی کیفیت دکھاتی ہے ہوا برسات کی   جوش پر مستی کو لاتی ہے گھٹا برسات کی

''کفایت......کفایت تخلص۔نام نواب کفایت اللہ خان مرحوم نواب زادہ رام پور کے اکثر غزلیں ان کی گائی جاتی ہیں:

دیوانہ کیا بزم میں شب آ کے کسی نے
بیہوش کیا چہرے کو دکھلا کے کسی نے''(۴۷)

غیر مطبوعہ حصہ جس کا نقل شدہ نسخہ مجھے ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) سے عنایت ہوا تھا۔کلیم کے اشعار سے شروع ہوتا ہے۔ ردیف وار شعرا کے اشعار یونس تخلص نام مشہور بہ حکیم یونس کے ذکر پر ختم ہوتا ہے۔یہاں ترتیب اول کا اختتام ہوتا ہے اور ترتیب دوم شاعرہ آبادیؔ سے شروع ہوکر نورنؔ کے ذکر پر ختم ہوتی ہے۔آخر میں ۱۴ متفرق اشعار اور تین رباعیاں درج ہیں۔ ان کے شعرا کے نام نہیں دیئے گئے۔اس حصّے کا پہلے اور آخری شاعر کا اندراج یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''کلیم......محمد حسین پدر حاجی تجلی دھلوی وہ مجلس و رسالہ عروض و قافیہ وغیرہ ہندی کتابیں جن کی تصنیف ہیں۔ دلی میں فوت کی تھی اور وہ دور احمد شاہ کا تھا۔

سو روضۂ رضوان کو میں ایک آن میں دیکھا
جب گل کی طرف جھانک گریبان میں دیکھا
ہو چکی حشر گئی دوزخ و جنت کو خلق
رہ گیا میں ترے کوچے میں گرفتار ہنوز
تجھے میں آنکھوں میں کیونکر رکھوں کہ ہے برسات
پھر ایسا گھر کہ یہ خانہ خراب ٹپکے ہے

فرد

اس کی ابرو کی اگر تصویر کھینچا چاہئے
اول اپنے قتل کی شمشیر کھینچا چاہئے

نورنؔ......نور جہاں میراسن فرخ آباد کی رہنے والی۔

کب میرے دل سے درد کا آزاد اٹھ گیا
ہاں عیش جس کو کہتے ہیں یکبار اٹھ گیا
مارا تھا تیری زلف نے کل جس کو گلبدن
باغِ جہاں سے آج وہ بیمار اٹھ گیا''(۴۸)

نسخہ دلکشا میں شعرا کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔زیادہ تر ایک دو سطروں میں ہر شاعر کے بارے میں لکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ مولف نے اس میں زیادہ تر ۱۱۷۳ھ سے لے کر ۱۲۶۸ھ تک کے شاعروں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے بہت

سارے مولف کے ہم عصر اور اپنے عہد کے ممتاز ترین شاعر تھے۔ لیکن مولف نے ان کے حالات زندگی کی جانب کوئی توجہ نہیں کی اپنے دور کے مشاہیر مثلاً ذوقؔ، غالبؔ اور مومنؔ کے بارے میں بھی ان کے بیانات ایک دوسطروں کے اور بہت سرسری ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

''ذوقؔ......ذوق تخلص نام ابراہیم المخاطب بہ خاقانی ہند شاہجہان آباد کے استادوں میں سے ہیں اور حضور بادشاہ دہلی کے۔

مومنؔ......حکیم مومن خان دہلوی نامی استادوں میں تھے۔ فارسی شعر بھی عالی مضمون لکھتے تھے۔

غالبؔ......نواب اسداللہ خان بہادر المخاطب بہ مرزا نوشہ دہلوی نواب مہتاب جنگ کے عہد میں مرشد آباد اور کلکتے میں آئے تھے۔ فارسی اور ریختہ شعر خوب فرماتے ہیں اور ان کے اشعار اسد تخلص کے ہمراہ بھی لکھے گئے ہیں۔''(۲۹)

یہی صورتحال پورے تذکرے میں ہے۔ درجنوں شاعر ایسے ہیں جن کا صرف تخلص اور نام اور یا صرف تخلص ملتا ہے۔ مثلاً آفاق، ابر، اکرام، اشفاق، افسانہ، امداد، اُمّی، اندوہ، انصاف، ایمان، بسمل، بلھار، بیدار، بیمار، بے نوا، پنچھا، تحسین، تنہا، جنون، جوہر، چرکین، حاجی، حسینی، خفی، خاشاک، دلبر، ذوقی، راسخ، رسائی، رشید، رضا، رفیق، رنگ، رنگین، رونق، سلیمان، شجاعت، شادماں، شمیم، شوریدہ، شوکت، شیفتہ، صاحب، شہد، صدیق، صفا، صفدری، صفی، ضمیر، طور، عاشق، عاصی، عالی، عالیجان، عشاق، عشقی، نازی، غریب، غواص، فدا، فدوی، فقیہ، قابل، قلق، قیصر، لطف، کمترین، ماہر، والی، محشر، محقق، مستان، مسیح، نثار نجف، نگین، نشاط، وحشت، نقی، واحد، والی، ہمدم، ھادی اور ان کے علاوہ بھی متعدد شعرا ایسے ہیں جن کے نام سے بھی مولف واقف نہیں ہیں۔ صرف تخلص کے ساتھ ایک آدھ شعر نقل کر دیا گیا ہے۔

ان میں سے بہت سے شاعروں کے نام اور حالات زندگی مولف کو معلوم ہو سکتے تھے لیکن انہوں نے ذاتی کوشش اور محنت سے حالات تلاش نہیں کئے اور نہ ہی دوسرے شاعروں سے مدد لی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا تذکرے کا سوانحی حصہ بہت تشنہ رہ گیا۔ پھر بھی اس کا ایک پہلو کچھ کار آمد ہے اور وہ یہ کہ اشعار تو حد درجہ اختصار سے درج کئے لیکن کہیں کہیں ارمانؔ نے اہم واقعات کے سنین کی نشاندہی بھی کر دی مثلاً:

۱۔ ''ظفر۔ بہادر شاہ............۱۲۵۳ء سے زینت بخش سلطنت کے ہیں:

۲۔ آصف۔ آصف الدولہ............ بماہ ستمبر ۱۷۹۷ھ میں رحلت فرمائی۔

۳۔ اجمل شاہ۔ محمد اجمل............۱۱۶۹ھ میں بنارس میں تھے۔

۴۔ سوز۔ سید محمد میر............۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے تھے۔

۵۔ فدوی۔ مرزا بچھو............۱۱۹۴ھ میں پٹنے میں تھے۔

۶۔ قدرت اللہ قدرت............۱۱۹۶ھ میں مرشد آباد میں آ رہے تھے۔

۷۔ مغموم رام جس............۱۱۹۹ھ میں بنارس میں تھے۔

۸۔ مجذوب غلام حیدر............۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے تھے۔

۹۔ فرصت مرزا الف بیگ............۱۱۹۶ھ میں......آباد میں رہتے تھے اور پیشہ سپاہ گری کا کرتے تھے۔

۱۰۔ حسن میر حسن............۱۲۰۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۔ آرزو سراج الدین علی خان............۱۱۶۹ھ میں وفات پائی۔''(۳۰)

نُسخۂ دلکشا میں متفرق اشعار کے ساتھ ساتھ بعض شعرا کی پوری پوری غزلیں اور کہیں کہیں رباعیاں، مخمس، شہر آشوب،

واسوخت اور ریختی وغیرہ کے بھی نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہاں بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ زیادہ تر ایک دو شعر ہی نقل کئے گئے ہیں۔ بہت کم شعرا ایسے ہیں جن کے منتخب اشعار کی تعداد دس سے آگے بڑھی ہے۔ چند شعرا ایسے ہیں جن کے نمونہ کلام میں پچیس تیس اشعار یا اس سے بھی زائد دیئے گئے ہیں۔لیکن اشعار کے انتخاب میں جنم جی مترا نے خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے۔ عام طور پر اچھے اشعار ہی منتخب کیے ہیں۔ جیسا کہ جنم جی مترا نے دیباچے میں بیان کیا ہے۔ ان کو دراصل انتخاب اشعار کا شوق تھا اور وہ اپنے پسند کے اشعار برسوں سے جمع کر رہے تھے۔ آخر میں انہوں نے شعرا کے مختصر حالات زندگی شامل کر کے اسے تذکرے کی شکل دے دی۔ پھر بھی ان کی یہ کوشش اردو ادب کے شائقین کے لئے بہت مفید رہے گی۔ ذیل میں ہم نُسخۂ دلکُشا کے دونوں حصّوں میں شامل شعرا کی فہرست الگ الگ صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

جن شعرا کا تذکرہ نُسخۂ دلکُشا کے پہلے حصّہ میں ہے اُن کے نام تفصیل کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ آفتاب: شاہ عالم پسر عالم گیر ثانی المتخلص بہ عالی گوہر۔

۲۔ ظفر: ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ۔

۳۔ آصف: آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ خاں نواب اودھ المعروف بہ مرزا امانی۔

دیگر شعراء کے نام یہ ہیں:

باب الالف: تخلص ونام

۴۔ آباد: مہدی حسین خاں لکھنوی

۵۔ آبرو: نجم الدین عالی خاں المعروف بہ شاہ مبارک

۶۔ آتش: خواجہ حیدر علی لکھنوی

۷۔ آثمی: خواجہ برہان الدین دہلوی

۸۔ آدم: جہاں گیر خاں فرخ آبادی

۹۔ آرام: خیر اللہ خاں

۱۰۔ آرزو: سراج الدین علی خاں

۱۱۔ آزاد: محمد فاضل دکنی

۱۲۔ آزاد: میر مظفر علی دہلوی

۱۳۔ آزادہ: آرام

۱۴۔ آشفتہ: مرزا رضا علی لکھنوی

۱۵۔ آشفتہ: بھورے خاں جوان

۱۶۔ آشفتہ: ناظر عبداللہ سلہٹی

۱۷۔ آشنا: میر زین العابدین دہلوی

۱۸۔ آشنا: عبدالکریم خاں کلکتوی

۱۹۔ آفاق: میر فرید الدین

۲۰۔ آگاہ: نور خاں

۲۱۔ آگاہ: محمد صلاح دہلوی

۲۲۔ آوارہ: محمد کاظم

۲۳۔ آہ: میر مہدی

۲۴۔ ابر:

۲۵۔ اثر: میر محمد دہلوی

۲۶۔ آثم: محمد علی گورکھپوری

۲۷۔ اجمل: شاہ محمد اکبر آبادی

۲۸۔ احسان: میر شمس الدین

۲۹۔ احسان: حافظ عبدالرحمان خاں

۳۰۔ احسن: مرزا احسن علی لکھنوی

۳۱۔ احسن: احسن اللہ

۳۲۔ احقر: مرزا جواد علی لکھنوی

۳۳۔ احمد: احمد بیگ

۳۴۔ احمد: شیخ احمد دکنی

۳۵۔ احمد: مولوی حکیم احمد حسن مرشد آبادی

۳۶۔ احمدی: شیخ احمد زمانیہ

۳۷۔ اختر: قاضی محمد صادق خاں ہگلی

۳۸۔ اختر: میر اکبر علی خاں

۳۹۔ ارمان: جنم جیا مترا کلکتوی مصنف تذکرۂ ہذا

۴۰۔ اسد: میر امانی دہلوی

۴۱۔ اسد: نواب اسداللہ خاں دہلوی جومرزا نوشہ وغالب کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

۴۲۔ اسیر: خلیفہ گلزار علی لکھنوی

۴۳۔ اشتیاق: شاہ ولی اللہ سرہندی

۴۴۔ اشرف:

۴۵۔ اشرف: محمد اشرف

۴۶۔ اشرف: میر اشرف علی کلکتوی

۴۷۔ اشفاق:

۴۸۔ اصغر: میر اصغر علی شاہ آبادی

۴۹۔ اظفر: میر ظہیر الدین دہلوی

۵۰۔ اظہر: غلام علی دہلوی

۵۱۔ اظہر: غلام محی الدین

۵۲۔ اعظم: محمد اعظم

۵۳۔ اعلیٰ علی: میر اعلیٰ علی بیٹے مرد لادت اللہ خان

۵۴۔ افسانہ:

۵۵۔ افسوس: میر شیر علی نارنولی

۵۶۔ افسر: غلام علی اشرف

۵۷۔ افصح: شاہ فصیح

۵۸۔ افضل: محمد

۵۹۔ افغان: الف خاں

۶۰۔ افکار: میر جیون

۶۱۔ اکبر: دہلوی المعروف بہ بھچھو شاہ

۶۲۔ اکرام:

۶۳۔ اکرام: خواجہ محمد اکرام دہلوی

۶۴۔ الم: صاحب میر مرشد آبادی

۶۵۔ الہام: شیخ شرف الدین لکھنوی

۶۶۔ الہام: فضیل بیگ

۶۷۔ امامی: خواجہ امام بخش پٹنہ

۶۸۔ امانی: میر امانی مرشد آبادی

۶۹۔ امجد: مولوی دہلوی

۷۰۔ امداد: رامپوری

۷۱۔ اُمی: دہلوی

۷۲۔ اُمید: قزلباش ایرانی

۷۳۔ اُمید: امید علی بگلی

۷۴۔ امیر: محمد یار خاں

۷۵۔ امین: امین الدین خاں

۷۶۔ انتظار: علی تقویٰ خاں مرشد آبادی

۷۷۔ انجام: نواب امیر خاں دہلوی

۷۸۔ اندوہ: دہلوی

۷۹۔ انسان: اسداللہ خاں دہلوی

۸۰۔ انشاء: میر انشاء اللہ خاں مرشد آبادی

۸۱۔ انصاف:

۸۲۔ انور: شیخ عبداللہ قنوجی

۸۳۔ انور: غلام علی کالپی

۸۴۔ اوباش: امیر الزمان بجنوری

۸۵۔ اولیٰ: میر اولاد علی

۸۶۔ اولیا: میر اولیا لکھنوی

۸۷۔ ایمان: دکنی

باب الاب:

۸۸۔ باقر: باقر علی خاں

۸۹۔ بحر: امداد علی لکھنوی

۹۰۔ برق: محمد رضا

۹۱۔ برق: میاں شاہ جیو

۹۲۔ بُرش: گدا علی بیگ فیض آبادی

۹۳۔ بسمل: سید جبار علی چنار گڑھ

۹۴۔ بسمل: نام نامعلوم

۹۵۔ بسمل: امیر حسین خاں بلگرامی

۹۶۔ بشیر: بشارت علی دہلوی

۹۷۔ بشیر: بشیر اللہ کانپوری

۹۸۔ بقا: بقاء اللہ خاں اکبر آبادی

۹۹۔ بکھاری: بکھاری لال دہلوی

۱۰۰۔ بلھار:

۱۰۱۔ بہادر: مرزا معز الدین

۱۰۲۔ بہادر: مرزا جواں بخت
۱۰۳۔ بہار: منشی ٹیک چند دہلوی
۱۰۴۔ بیان: خواجہ احسان اللہ خاں اکبر آبادی
۱۰۵۔ بیباک: میر نجف علی کوٹل
۱۰۶۔ بیباک: میاں بشیر احمد رام پوری
۱۰۷۔ بیتاب: محمد اسماعیل دہلوی
۱۰۸۔ بیتاب: شاہ محمد علیم الہ آبادی
۱۰۹۔ بیتاب: سنتو کھ رائے
۱۱۰۔ بیجان: عزیز خان افغانی
۱۱۱۔ بیجان: الٰہی بخش دانا پوری
۱۱۲۔ بیخود: نرائن داس
۱۱۳۔ بیدار: میر محمد علی عرف میر محمدی
۱۱۴۔ بیدار:
۱۱۵۔ بیدل: مرزا عبدالقادر
۱۱۶۔ بیرنگ: دلاور خاں دہلوی
۱۱۷۔ بیقید: سید فضایل علی خاں ٹھٹہ
۱۱۸۔ بیکل: سید عبدالوہاب دولت آبادی
۱۱۹۔ بیمار: شیخ الٰہی بخش رام پوری
۱۲۰۔ بیمار: دہلوی
۱۲۱۔ بینوا: سنام پٹنہ

باب لاپے:

۱۲۲۔ پاک باز: میر صلاح الدین
۱۲۳۔ پروانہ: راجا جسونت سنگھ عرف کا کا جی
۱۲۴۔ پروانہ: پروان علی شاہ مراد آبادی
۱۲۵۔ پریشان: نیاز علی لکھنوی
۱۲۶۔ پریشان: واحد علی اٹاوہ
۱۲۷۔ پنچھپا: دہلوی
۱۲۸۔ پیام: شرف الدین علی خاں دہلوی

باب الاتے:

۱۲۹۔ تاباں: عبدالحیٔ دہلوی
۱۳۰۔ تانا: ابوالحسن شاہ بادشاہ دکن
۱۳۱۔ تبسم:
۱۳۲۔ تجرد: میر عبداللہ دکنی
۱۳۳۔ تجلی: میاں حاجی
۱۳۴۔ تحسین:
۱۳۵۔ ترقی:
۱۳۶۔ تسکین: میر سعادت علی
۱۳۷۔ تسکین: میر حسین دہلوی
۱۳۸۔ تسلی: لالہ ٹیکا رام
۱۳۹۔ تسلیم: شیخ مہدی بخش پٹنہ
۱۴۰۔ تصور: سید حسین خاں
۱۴۱۔ تصور: احسان علی
۱۴۲۔ تصویر: سید محمد تقی
۱۴۳۔ تمکین: صلاح الدین دہلوی
۱۴۴۔ تمنا: خواجہ محمد علی
۱۴۵۔ تنہا: محمد عیسیٰ دہلوی
۱۴۶۔ تنہا:

باب الثاء:

۱۴۷۔ ثابت: اصالت خاں پٹنہ
۱۴۸۔ ثابت: مرزا معزالدین خاندان شاہی دہلی
۱۴۹۔ ثاقب، شہاب الدین
۱۵۰۔ ثنا: میر شمس الدین پٹنہ

باب الجیم:

۱۵۱۔ جان: میر یار علی لکھنوی
۱۵۲۔ جان: عالم خاں
۱۵۳۔ جرأت: یحییٰ امان قلندر بخش لکھنوی
۱۵۴۔ جرأت: میر شیر علی دہلوی
۱۵۵۔ جعفر: میر جعفر علی دہلوی
۱۵۶۔ جگن: میاں دہلوی

۱۵۷۔ جنگون: میاں جنگون
۱۵۸۔ جنون: دہلوی، خواجہ میر درد کے دوست
۱۵۹۔ جنون: شیخ غلام علی مرتضیٰ سہسرامی
۱۶۰۔ جوان: مرزا کاظم علی دہلوی
۱۶۱۔ جودت: ہروی رام مرشد آبادی
۱۶۲۔ جوش: رحیم اللہ دہلوی
۱۶۳۔ جوشش: محمد عابد پٹنہ
۱۶۴۔ جولان: بہادر علی شاہ دہلوی
۱۶۵۔ جوہر:
۱۶۶۔ جہان دار: جہاں دار شاہ پسر عالمگیر ثانی
۱۶۷۔ چرکین: لکھنوی

باب الحا:

۱۶۸۔ حاتم: ظہور الدین دہلوی معروف بہ حاتم
۱۶۹۔ حاتم: محمد دہلوی
۱۷۰۔ حاجی:
۱۷۱۔ حاصل: محمد واصل کانپوری
۱۷۲۔ حافظ: ضامن شاہ رام پوری
۱۷۳۔ حافظ: گمندی لال منگھیری
۱۷۴۔ حامد: میر حامد لکھنوی
۱۷۵۔ حبیب: حبیب اللہ، ڈاکٹر
۱۷۶۔ حبیب: حبیب مولا حیدر آباد دکن
۱۷۷۔ حجام: عنایت اللہ دہلوی
۱۷۸۔ حزین: محمد علی
۱۷۹۔ حزین: ابوالخیر دہلوی
۱۸۰۔ حزین: میر محمد باقی
۱۸۱۔ حسرت: مرزا جعفر علی لکھنوی
۱۸۲۔ حسرت: میر محمد حیات قلی خاں
۱۸۳۔ حسن: میر غلام حسن دہلوی خلف میر غلام حسین ضاحک
۱۸۴۔ حسن: میر محمد حسن دہلوی
۱۸۵۔ حسن: خواجہ حسن بریلوی
۱۸۶۔ حسن: حکیم مولوی احمد حسن کلکتوی
۱۸۷۔ حسینی:
۱۸۸۔ حشمت: محتشم علی خاں دہلوی
۱۸۹۔ حشمت: محمد علی دہلوی
۱۹۰۔ حضور: شیخ غلام یحییٰ پٹنہ
۱۹۱۔ حضور: لالہ بال مکند دہلوی
۱۹۲۔ حقیقت: میر شاہ حسین بریلوی
۱۹۳۔ حکیم: محمد پنا خان
۱۹۴۔ حیدر: غلام حیدر
۱۹۵۔ حیدر: میر حیدر شاہ دکنی
۱۹۶۔ حیدری: میر حیدر بخش دہلوی
۱۹۷۔ حیدری: میر حیدر بخش
۱۹۸۔ حیدری: شیخ غلام دہلوی
۱۹۹۔ حیران: میر حیدر علی
۲۰۰۔ حیرت: میر مراد علی مراد آبادی
۲۰۱۔ حیف: میر چراغ علی
۲۰۲۔ حیف: موتی لال لکھنوی

باب الاخ:

۲۰۳۔ خادم: خادم حسین خاں پٹنہ
۲۰۴۔ خادم: خادم علی شاہ کلکتوی
۲۰۵۔ خاشاک:
۲۰۶۔ خاکسار: محمد یار المعروف بہ شاہ خاکسار دہلوی
۲۰۷۔ خان: عبداللہ خاں داناپوری
۲۰۸۔ خدمت: فرحت علی لکھنوی
۲۰۹۔ خسرو: ابوالحسن
۲۱۰۔ خفی: کانپوری
۲۱۱۔ خالق: میر احسن ابن میر حسن
۲۱۲۔ خلیق: میر مستحسن برادرِ خرد میر احسن اور خلف میر حسن

۲۱۳۔ خلیق: مرزا ظہور علی مرشد آبادی
۲۱۴۔ خلق: میر احسان
۲۱۵۔ خلیل: دوست علی لکھنوی
۲۱۶۔ خواجہ: خواجہ نجف علی ہگلی
۲۱۷۔ خورشید: خوشوقت علی لکھنوی
۲۱۸۔ خورشید: مرزا احسن علی مرشد آبادی
۲۱۹۔ خیال: غلام حسین

باب الاد ال:

۲۲۰۔ دارا: اسم شاہزادہ دہلوی
۲۲۱۔ داغ: میر مہدی
۲۲۲۔ دانا: فضل علی
۲۲۳۔ داؤد: مرزا داؤد
۲۲۴۔ دایم: دایم علی کلکتوی
۲۲۵۔ درخشاں: منگو بیگ فیض آبادی
۲۲۶۔ درد: خواجہ میر درد دہلوی
۲۲۷۔ درد: میر کرم اللہ خاں
۲۲۸۔ دردمند: محمد عقبہ دکنی
۲۲۹۔ دل: محمد عابد عظیم آبادی
۲۳۰۔ دل: فتح محمد
۲۳۱۔ دلبر:
۲۳۲۔ دلسوز: خیراتی خاں
۲۳۳۔ دوست: غلام محمد مرشد آبادی
۲۳۴۔ دیوانہ: سرب سنگھ لکھنوی

باب الذال:

۲۳۵۔ ذاکر: حسین دوست مراد آبادی
۲۳۶۔ ذاکر: مولوی ذاکر علی بنارسی
۲۳۷۔ ذرہ: جین داس
۲۳۸۔ ذکا: منشی اتواری لال
۲۳۹۔ ذکا: خوب چند
۲۴۰۔ ذکی: نواب بہادر حلف مرزا حیدر صاحب
۲۴۱۔ ذوق: ابراہیم دہلوی المخاطب بہ خاقانی ہند
۲۴۲۔ ذہن: میر محمد مستعد

باب الراء:

۲۴۳۔ راجا: راجا راج کرشن بہادر کلکتوی
۲۴۴۔ راسخ: طالب حسین
۲۴۵۔ راسخ:
۲۴۶۔ راغب: محمد جعفر خاں پٹنہ
۲۴۷۔ رافت: شاہ رؤف احمد
۲۴۸۔ راقم: برندابن
۲۴۹۔ رخشاں: محمد چاند
۲۵۰۔ رخصت: میر قدرت اللہ لکھنوی
۲۵۱۔ رسائی:
۲۵۲۔ رستم: رستم علی خاں بنارسی
۲۵۳۔ رستم: رستم علی انبالوی
۲۵۴۔ رسوا: آفتاب رائے
۲۵۵۔ رشک: میر علی اوسط لکھنوی
۲۵۶۔ رشید: لکھنوی
۲۵۷۔ رضا: محمد رضا
۲۵۸۔ رضا: رضا علی
۲۵۹۔ رضا:
۲۶۰۔ رضی: سید علی رضی خاں
۲۶۱۔ رفاقت: مرزا لکھن
۲۶۲۔ رفعت: شاہ رؤف احمد
۲۶۳۔ رفعت: شیخ محمد رفیع پٹنہ
۲۶۴۔ رفعت: مولوی غلام جیلانی رام پوری
۲۶۵۔ رفیق: پٹنہ عظیم آباد والے
۲۶۶۔ رقت: مرزا قاسم علی دہلوی
۲۶۷۔ رقت: مولوی حبیب النبی رام پوری
۲۶۸۔ رمز: مرزا محمد سلطان شہزادہ دہلی

۲۶۹۔ رند: رائے کھیم نرائن دہلوی
۲۷۰۔ رند: نواب مہربان خان لکھنوی
۲۷۱۔ رند: شاہ حمزہ علی دہلوی
۲۷۲۔ رنگ:
۲۷۳۔ رنگین: دہلوی کشمیری
۲۷۴۔ رنگین: مرزا امان بیگ
۲۷۵۔ رنگین: سعادت یار خاں تورانی
۲۷۶۔ رواں: سید جعفر علی لکھنوی
۲۷۷۔ روح الامین: روح الامین دہلوی
۲۷۸۔ رونق: سیٹھ باپو جی بمبئی
۲۷۹۔ رویت: مولوی حبیب احمد بھوپالی
۲۸۰۔ رہائی: شیخ عبداللہ رنگون

باب الازے:

۲۸۱۔ زار: میر جیون کشمیری
۲۸۲۔ زار: مغل بیگ
۲۸۳۔ زار: میر مظہر علی
۲۸۴۔ زکی: جعفر علی خاں
۲۸۵۔ زماں: سید محمد زمان امروہوی

باب السین:

۲۸۶۔ ساقی: میر حسن علی
۲۸۷۔ ساماں: میر ناصر
۲۸۸۔ سائل: مرزا محمد یار بیگ
۲۸۹۔ سایہ: سلیم دہلوی
۲۹۰۔ سبقت: مرزا مغل دہلوی
۲۹۱۔ سپاہی: میر امام بخش
۲۹۲۔ سجاد: میر
۲۹۳۔ سخن: محمد حسین خاں
۲۹۴۔ سراج: میر سراج الدین دکنی
۲۹۵۔ سرسبز: مرزا زین العابدین خاں
۲۹۶۔ سرشار: ملول چند
۲۹۷۔ سرور: میر محمد خاں
۲۹۸۔ سرور: حمایت اللہ خاں
۲۹۹۔ سرور: مرزا رجب علی بیگ
۳۰۰۔ سعادت: میر سعادت علی امروہوی
۳۰۱۔ سعدی: سعادت اللہ دکنی
۳۰۲۔ سکندر: شاگرد میاں ناجی کے
۳۰۳۔ سلام: نجم الدین علی خاں
۳۰۴۔ سلطان:
۳۰۵۔ سلطان: طالب علی خاں عرف خواجہ سلطان
۳۰۶۔ سلیم: میر محمد سلیم پٹنہ
۳۰۷۔ سلیمان: مرزا محمد لکھنوی
۳۰۸۔ سلیمان:
۳۰۹۔ سمجھو:
۳۱۰۔ سودا: مرزا رفیع سودا لکھنوی ابن مرزا محمد شفیع
۳۱۱۔ سوز: سید محمد میر لکھنوی
۳۱۲۔ سوزان: مرزا احمد علی خان
۳۱۳۔ سوزان: مولوی غلام مرتضیٰ رام پوری
۳۱۴۔ سید: امام الدین دہلوی
۳۱۵۔ سید: میر یادگار علی باراپورہ
۳۱۶۔ سید: سید رسول رام پوری

باب الشین:

۳۱۷۔ شاد: لالہ یار بیگ
۳۱۸۔ شاد: محمد ایاز خاں رام پوری
۳۱۹۔ شاداب: لالہ خوش وقت رائے چاند پوری
۳۲۰۔ شادمان:
۳۲۱۔ شاعر: میر کلو
۳۲۲۔ شاغل: شاغل، شاگرد بسمل
۳۲۳۔ شافی: امین الدین پٹنہ

۳۲۴۔ شاکر: محمد شاکر

۳۲۵۔ شاہ: میر شاہ علی خاں دہلوی

۳۲۶۔ شاہی: شاہ قلی خاں حیدرآباد دکن

۳۲۷۔ شایق: منشی محمد بخش پٹنہ

۳۲۸۔ شایق: میاں پیر محمد

۳۲۹۔ شایق: خواجہ حیدر جان جہانگیر نگر

۳۳۰۔ شجاعت:

۳۳۱۔ شرر: مرزا ابراہیم بیگ

۳۳۲۔ شرف: میر محمدی

۳۳۳۔ شریر: احمد جان دہلوی

۳۳۴۔ شفا: حکیم یار علی

۳۳۵۔ شفیع: میر محمد شفیع لکھنوی

۳۳۶۔ شکوہ: محمد رضا

۳۳۷۔ شکیبا: شیخ غلام حسین

۳۳۸۔ شگفتہ: مرزا سیف الدین علی

۳۳۹۔ شمیم: لکھنوی

۳۴۰۔ شور: اسلوب بیگ

۳۴۱۔ شورش: میر غلام حسین

۳۴۲۔ شوریدہ:

۳۴۳۔ شوق: حسن علی

۳۴۴۔ شوق: مولوی قدرت اللہ رامپوری

۳۴۵۔ شوکت: مرزا تصدق علی

۳۴۶۔ شوکت: بنارسی

۳۴۷۔ شہامت: شہامت خاں

۳۴۸۔ شہرت: افتخار الدین علی خاں

۳۴۹۔ شہرت: مولوی سعید النبی

۳۵۰۔ شہرت: منشی غلام علی کلکتوی

۳۵۱۔ شہرت: مرزا محمد علی دہلوی

۳۵۲۔ شہید: میر و مرزا کے وقت کے

۳۵۳۔ شہید: مولوی غلام حسین غازی پوری

۳۵۴۔ شہیدی: منشی کرامت علی

۳۵۵۔ شیدا: میر فتح علی شمس آبادی

۳۵۶۔ شیدا: مولوی امانت اللہ کلکتوی

۳۵۷۔ شیفتہ: نواب مصطفیٰ خاں دہلوی

۳۵۸۔ شیفتہ:

۳۵۹۔ شیفتہ، حافظ عبد الصمد

باب الصاد:

۳۶۰۔ صابر: صابر شاہ دہلوی

۳۶۱۔ صاحب: نواب ظفریاب خاں

۳۶۲۔ صاحب:

۳۶۳۔ صاحب قران: امام علی لکھنوی

۳۶۴۔ صادق، میر صادق علی دہلوی

۳۶۵۔ صادق: مرزا صادق بیگ رام پوری

۳۶۶۔ صادق: میر جعفر خاں دہلوی

۳۶۷۔ صادق: صادق علی خاں پٹنہ

۳۶۸۔ صالح: نالح، مصنف 'مہر و ماہ'

۳۶۹۔ صانع: نظام الدین احمد بلگرامی

۳۷۰۔ صبا: صبا شاہ شکار پوری

۳۷۱۔ صبا: لالہ کانجی مل

۳۷۲۔ صبا: مرزا راجہ شنکر ناتھ

۳۷۳۔ صبا: منولال کایتھ

۳۷۴۔ صبر: لالہ اجودھیا پرشاد کلکتوی

۳۷۵۔ صبر: میر محمد علی فیض آبادی

۳۷۶۔ صحبت:

۳۷۷۔ صدق:

۳۷۸۔ صفا:

۳۷۹۔ صفت: مغل جان لکھنوی

۳۸۰۔ صفدر: صفدر علی سوئی پتی

۳۸۱۔ صفدری: میر صادق علی

۳۸۲۔ صفدری: حیدرآباد دکن

۳۸۳۔ صمصام: نواب امیر الامرا صمصام الدولہ محمد آثم

۳۸۴۔ صنعت: مغل خاں

۳۸۵۔ صنعت: کریم الدین مرادآبادی

۳۸۶۔ صفی: المعروف بہ شعلہ

باب الضاد:

۳۸۷۔ ضاحک: میر غلام حسین دہلوی
۳۸۸۔ ضبط: میر حسین شاہ
۳۸۹۔ ضمیر: سید ہدایت علی خاں دہلوی
۳۹۰۔ ضمیر:......
۳۹۱۔ ضمیر: شیخ مداری اکبر آبادی
۳۹۲۔ ضیا: ضیاالدین دہلوی
۳۹۳۔ ضیا: مرزا ضیا بخت
۳۹۴۔ ضیاء ضیاالدین
۳۹۵۔ ضیا: وارث علی ڈھاکا
۳۹۶۔ ضیغم: اکرام احمد رام پوری

باب الطاء:

۳۹۷۔ طالب: امام الدین لکھنوی
۳۹۸۔ طالب: طالب حسین خاں
۳۹۹۔ طالب: حافظ شبراتی رام پوری
۴۰۰۔ طالب: میر طالب
۴۰۱۔ طالع: شمس الدین لکھنوی
۴۰۲۔ طایر: شیخ مکھوا اکبر آبادی
۴۰۳۔ طپش: محمد اسماعیل کلکتوی
۴۰۴۔ طرب: چھنو لال لکھنوی۔ نومسلم
۴۰۵۔ طرز: گردھاری لال امروہوی
۴۰۶۔ طرہ: طرہ یار خاں بنارسی
۴۰۷۔ طفل: مرزا عبدالمقتدر بہادر
۴۰۸۔ طور: لکھنوی

باب الظاء:

۴۰۹۔ ظاہر: خواجہ محمد جان دہلوی
۴۱۰۔ ظاہر: میر محمد اکبر آبادی
۴۱۱۔ ظفر: میر ظفر خاں
۴۱۲۔ ظہور: لالہ شو سنگھ دہلوی
۴۱۳۔ ظہور: ظہور اللہ بیگ تورانی

باب العین:

۴۱۴۔ عاجز: عارف الدین خاں اکبر آبادی
۴۱۵۔ عاجز: الف خاں
۴۱۶۔ عاجز: زور آور سنگھ
۴۱۷۔ عارف: محمد عارف کشمیری
۴۱۸۔ عارف: نواب زین العابدین خاں بہادر دہلوی
۴۱۹۔ عارف: میر عارف علی مراد آبادی
۴۲۰۔ عاشق: میر برہان الدین
۴۲۱۔ عاشق: میر یحییٰ۔ عاشق علی خاں
۴۲۲۔ عاشق: علی اعظم خاں
۴۲۳۔ عاشق: منشی عجائب رائے
۴۲۴۔ عاشق:......
۴۲۵۔ عاشق: پنڈت بخشی بھولا ناتھ
۴۲۶۔ عاشق: رام سنگھ کھتری
۴۲۷۔ عاشق: مہدی علی خاں
۴۲۸۔ عاشق: شیخ نبی بخش اکبر آبادی
۴۲۹۔ عاشق: مولوی جلال الدین
۴۳۰۔ عاشقی: آغا حسین قلی خاں پٹنہ
۴۳۱۔ عاصمی: نور محمد برہان پوری
۴۳۲۔ عاصی: منشی امداد حسین
۴۳۳۔ عاصی: رام پوری
۴۳۴۔ عاقل: عاقل شاہ دہلوی
۴۳۵۔ عالم: کلکتوی
۴۳۶۔ عالی: از خانوادۂ تیموری
۴۳۷۔ عالی جاہ: پسر نواب نظام الملک بہادر
۴۳۸۔ عبد:

۴۳۹۔ عبد: عبداللہ دکنی
۴۴۰۔ عبرت: صیادالدین رام پوری
۴۴۱۔ عبری: اسحاق صاحب کلکتوی
۴۴۲۔ عبیدی: مولوی عبداللہ کلکتوی
۴۴۳۔ عرفان: میر عباس لکھنوی
۴۴۴۔ عزت: نیاز علی خاں بہادر حیدرآباددکن
۴۴۵۔ عزیز: شاہ عزیز اللہ
۴۴۶۔ عزیز: بھکھاری داس جونپوری
۴۴۷۔ عزیز: مہاراجا سنکوناتھ
۴۴۸۔ عزیز: شوناتھ دہلوی
۴۴۹۔ عزلت: سید عبدالوالی سورتی
۴۵۰۔ عسکری: عسکری مرشدآبادی
۴۵۱۔ عشاق:
۴۵۲۔ عشرت: غلام علی بریلوی
۴۵۳۔ عشق: رکن الدین شاہ گھسیٹا پٹنہ
۴۵۴۔ عشق: حکیم میر عزت اللہ خاں
۴۵۵۔ عشق: شیخ غلام محی الدین میرٹھی
۴۵۶۔ عشقی: مرادآبادی
۴۵۷۔ عطش: احمد بخش ڈھاکا۔ جہانگیرآباد
۴۵۸۔ عظمت: عظمت اللہ خاں
۴۵۹۔ عظیم: مرزا عظیم بیگ
۴۶۰۔ علی: مرزا محمد علی کلکتوی
۴۶۱۔ علی: مرزا علی قلی
۴۶۲۔ علی: علی محمد خاں مرادآبادی
۴۶۳۔ علی: علی حیدر
۴۶۴۔ علی: علی گوہر
۴۶۵۔ عمدہ: سیتارام کشمیری
۴۶۶۔ عمر: معتبر خاں دکنی
۴۶۷۔ عنایت: عنایت علی خاں
۴۶۸۔ عندلیب: لالہ گوبند سنگھ دہلوی
۴۶۹۔ عیاش: میر یعقوب لکھنوی
۴۷۰۔ عیاش: خیالی رام دہلوی
۴۷۱۔ عیاض: محمد امین، مصنف 'نجات نامہ'
۴۷۲۔ عیان: مرزا ہاشم علی
۴۷۳۔ عیسیٰ: طالب علی لکھنوی
۴۷۴۔ عیش: مرزا حسین رضا لکھنوی
۴۷۵۔ عیش: خدا بخش
۴۷۶۔ عیش: مرزا محمد عسکری دہلوی

باب الغین:

۴۷۷۔ غازی: دکنی
۴۷۸۔ غافل: رائے سنگھ
۴۷۹۔ غافل: بختاور سنگھ مرادآبادی
۴۸۰۔ غالب: نواب اسداللہ خاں بہادر
۴۸۱۔ غالب: مکرم الدولہ بہادر بیگ خاں
۴۸۲۔ غالب: نواب مرزا امان علی خاں پٹنہ
۴۸۳۔ غالب: غالب علی خاں
۴۸۴۔ غالب: طالب جنگ دہلوی
۴۸۵۔ غربت: شیخ ناصرالدین احمد کشمیری
۴۸۶۔ غربت: حکیم غلام نبی رام پوری
۴۸۷۔ غربت: مرادآبادی
۴۸۸۔ غریب: محمد زمان
۴۸۹۔ غریب: میر محمد تقی دہلوی
۴۹۰۔ غضنفر: غضنفر علی خاں لکھنوی
۴۹۱۔ غفلت: غفلت آخندزادہ رام پوری
۴۹۲۔ غلام: راجا گوپال ناتھ
۴۹۳۔ غلامی: شاہ غلام محمد دہلوی
۴۹۴۔ غم: میر محمد اسماعیل مرشدآبادی
۴۹۵۔ غمگین: میر سید علی
۴۹۶۔ غنی: شیخ عبدالغنی سہارن پوری
۴۹۷۔ غواص: دکنی
۴۹۸۔ غیرت: شاگرد جرأت

باب الافے:

۴۹۹۔ فارغ: لالہ مکند سنگھ دہلوی
۵۰۰۔ فارغ: میر احمد خاں مہین پوری
۵۰۱۔ فارغ: فارغ شاہ بریلوی
۵۰۲۔ فخر: میر فخر الدین لکھنوی
۵۰۳۔ فدا: سید امام الدین دہلوی
۵۰۴۔ فدا: مرزا فدا حسین
۵۰۵۔ فدا:
۵۰۶۔ فدا: سید محمد علی بریلوی
۵۰۷۔ فدا: میر عبد الصمد دہلوی
۵۰۸۔ فدا: چھچھی رام دہلوی
۵۰۹۔ فدا: عاقبت محمود خاں
۵۱۰۔ فدا: مرزا عظیم بیگ
۵۱۱۔ فدوی: عظیم الدین سوداگر
۵۱۲۔ فدوی: پٹنہ، عظیم آباد
۵۱۳۔ فدوی: محمد محسن لاہوری، بیٹے میر غلام مصطفیٰ لاہوری
۵۱۴۔ فدوی: مرزا بھچو دہلوی
۵۱۵۔ فدوی: مکند لاہوری
۵۱۶۔ فدوی: فضل علی
۵۱۷۔ فراسو: کپتان اکڈن صاحب
۵۱۸۔ فراغ: محمد فراغ دہلوی
۵۱۹۔ فراق: مرتضیٰ علی خاں دہلوی
۵۲۰۔ فراق: میاں نثار اللہ
۵۲۱۔ فراقی: پریم کشور
۵۲۲۔ فرحت: شیخ فرحت اللہ ماوراءالنہر
۵۲۳۔ فرحت: امیر علی دہلوی
۵۲۴۔ فرخ: کرامت اللہ خاں لکھنوی
۵۲۵۔ فرخ: میر فرخ اٹاوہ
۵۲۶۔ فخرخ: فخر بخش
۵۲۷۔ فرد: وحید الدین کان پوری
۵۲۸۔ فرصت: مرزا الف بیگ الہ آبادی
۵۲۹۔ فرقتی، پٹنہ
۵۳۰۔ فروغ: میر علی اکبر
۵۳۱۔ فرہاد: میر بابر علی فیض آبادی
۵۳۲۔ فریاد: لالہ صاحب رام لکھنوی
۵۳۳۔ فصیح: مرزا جعفر علی لکھنوی
۵۳۴۔ فضل: فضل مولا خاں لکھنوی
۵۳۵۔ فضل: شاہ فضل علی
۵۳۶۔ فضلی: افضل الدین خاں دکنی
۵۳۷۔ فگن: میر شمس الدین دہلوی
۵۳۸۔ فگن: اشرف علی خاں
۵۳۹۔ فگن: ظریف خاں رام پوری
۵۴۰۔ فقیر: میر شمس الدین دہلوی
۵۴۱۔ فقیر: میر فقیر اللہ
۵۴۲۔ فقیہ:
۵۴۳۔ فگار: میر حسین
۵۴۴۔ فگار: مرزا قطب علی بیگ دہلوی
۵۴۵۔ فنا: شیخ باقر کالپی
۵۴۶۔ فہیم:
۵۴۷۔ فیض: علی بخش
۵۴۸۔ فیض: پنڈت کرپا کشن
۵۴۹۔ فیض: میر فیض علی دہلوی

باب القاف:

۵۵۰۔ قابل: مرزا اعلی بخت خانوادۂ تیموری
۵۵۱۔ قادر: سید خلیل دکنی۔ دکن
۵۵۲۔ قادر: مولوی عبد القادر رام پوری
۵۵۳۔ قادر: مرزا قادر بیگ کلکتوی
۵۵۴۔ قاسم: دکنی
۵۵۵۔ قاسم: الملقب بہ ابوالقاسم خاں کلکتوی
۵۵۶۔ قاسم: حکیم قدرت اللہ خاں دہلوی
۵۵۷۔ قاسم: سید قاسم علی خاں لکھنوی
۵۵۸۔ قاسم: میر قاسم علی بریلوی
۵۵۹۔ قاصر: مرزا بابر علی بیگ دہلوی

۵۶۰۔ قابل: کان پوری
۵۶۱۔ قائم: قیام الدین علی چاند پوری
۵۶۲۔ قاتل: مرزا محمدی حسن دہلوی
۵۶۳۔ قبول: عبدالغنی بیگ کاشمیری
۵۶۴۔ قتیل: مرزا محمد حسن دہلوی
۵۶۵۔ قدر: محمد قدر دہلوی
۵۶۶۔ قدرت: قدرت اللہ دہلوی
۵۶۷۔ قدرت: مولوی قدرت اللہ رام پوری
۵۶۸۔ قربان: میر جیون فیض آبادی
۵۶۹۔ قربان: میر محمدی
۵۷۰۔ قربان: میر قربان علی پٹنہ
۵۷۱۔ قرار: جان محمد
۵۷۲۔ قرار: میر حسین علی دہلوی
۵۷۳۔ قرین: لکھنوی۔ کشمیر نژاد
۵۷۴۔ قسمت: شمس الدولہ
۵۷۵۔ قطب:
۵۷۶۔ قلق: کالپی کے باشندے
۵۷۷۔ قلندر: لالہ بدھ سنگ
۵۷۸۔ قمر:
۵۷۹۔ قمر: مرزا قمرالدین
۵۸۰۔ قمر: میرزا قمر
۵۸۱۔ قناعت: مرزا محمد بیگ لاہوری
۵۸۲۔ قیس: مرزا محمد علی بیگ عرف مدار بیگ
۵۸۳۔ قیصر نبیرہ عباس قلی خان

باب الکاف:

۵۸۴۔ کافر: علی نقی دہلوی
۵۸۵۔ کاکل: شاہ دہلوی
۵۸۶۔ کامل: مرزا کامل بیگ
۵۸۷۔ کامل: پنڈت ٹھاکر داس کشمیری
۵۸۸۔ کاہش: مولوی اولاد علی
۵۸۹۔ کاہش: سید ہدایت علی
۵۹۰۔ کبیر: حکیم کبیر
۵۹۱۔ کرم: کرم خان
۵۹۲۔ کرم: شیخ غلام ضامن
۵۹۳۔ کریم: کریم اللہ خان
۵۹۴۔ کشن: بابو کشن چند گھوس
۵۹۵۔ کفایت: نواب کفایت اللہ خان مرحوم

نُسخۂ دلکشا حصہ دوم میں شامل شعرا کی فہرست درجِ ذیل ہے

تخلص و نام

۱۔ کلیم: محمد حسین پدر حاجی تسلی دہلوی
۲۔ کمال: شاہ کمال الدین حسین
۳۔ کمترین: کمترین شاہ
۴۔ کمترین: نامعلوم
۵۔ کنور: راجہ اپورب کشن بہادر
۶۔ کھانسی: میر کھانسی
۷۔ گرم: مرزا حیدری بیٹا نیاز علی بیگ
۸۔ گریاں: میر علی امجد دہلوی بیٹا میر علی اکبر
۹۔ گلشن: مرزا گلشن عظیم آبادی
۱۰۔ گمان: نظر علی خان دہلوی
۱۱۔ گوہری:
۱۲۔ گویا: فقیر محمد خان بہادر
۱۳۔ گویا: ولایت علی شاگرد میاں جرأت

لام کے باب میں:

۱۴۔ لالہ:
۱۵۔ لائق: میر لائق علی
۱۶۔ لسان: کلیم اللہ
۱۷۔ لطف: مرزا علی شاگرد مرزا

۱۸۔ لطفی: دہلوی
۱۹۔ لطیف: میر شمس الدین باشندے سورٹ کے
۲۰۔ لقا:

میم کے باب میں:

۲۱۔ ماہ: برادر مہر اور شاگرد آتش کے
۲۲۔ ماہر: میاں فخر الدین خلف اشرف علی خان
۲۳۔ ماہر: غلام نبی
۲۴۔ مایل: میاں محمدی شاہجہان آبادی
۲۵۔ مایل: میر ہدایت علی عظیم آبادی
۲۶۔ مایل، مرزا محمد یار بیگ شاگرد جرأت
۲۷۔ مایل: مرزا قادر بیگ بریلوی
۲۸۔ مجبور: میاں حق رسا
۲۹۔ مجذوب: مرزا غلام حیدر دہلوی
۳۰۔ مجرم:
۳۱۔ مجروح: منشی کشن چند
۳۲۔ مجنوں: محمد حسین اٹاوی
۳۳۔ مجنوں: شاہ مجنوں
۳۴۔ مجنوں: حمایت علی دہلوی
۳۵۔ مجیب: غلام حیدر شاگرد آتش
۳۶۔ محبّ: شیخ والی اللہ شاہجہانی آبادی
۳۷۔ محبت: محبت خان بریلوی خلف حافظ رحمت خان شاگرد مرزا جعفر علی
۳۸۔ محبت: مرزا حسین علی دہلوی
۳۹۔ محبت: شیخ ولی اللہ دہلوی، شاگرد مرزا رفیع سودا
۴۰۔ محبوب: میر قریش دہلوی
۴۱۔ محترم: خواجہ محمد محرم خان مُرشد آبادی
۴۲۔ محزوں: مولوی سید محمد حسین
۴۳۔ محزوں: عالم شاہ
۴۴۔ محزوں: مولوی ظہور النبی رام پوری
۴۵۔ محسن: محمد محسن اکبر آبادی
۴۶۔ محسن:
۴۷۔ محشر: بداؤی
۴۸۔ محشر: لکھنوی
۴۹۔ محقق: دکھنی
۵۰۔ محکم:
۵۱۔ (اس کے بعد دو صفحے خالی ہیں)
۵۲۔ محنت: مرزا حسین علی بیگ دہلوی شاگرد جرأت
۵۳۔ محنت: منور علی لکھنوی
۵۴۔ محوی: میر باسط علی الہ آبادی
۵۵۔ مخلص: رائے انند رام
۵۶۔ مخلص: مخلص علی خان مرشد آبادی
۵۷۔ مخلص: بدیع الزماں خاں
۵۸۔ مدعا: میر عوض علی دہلوی
۵۹۔ مدہوش: میر نبی جان شاگرد میر سوز
۶۰۔ مرزا: نواب محمد حسن خاں معروف بہ نواب مرزا، دہلوی
۶۱۔ مرزا: مرزا علی ضیا دہلوی
۶۲۔ مروت: صغیر علی
۶۳۔ مروت: قاسم علی لکھنوی
۶۴۔ مرہون: مرزا علی رضا
۶۵۔ مزمل: شاہ مزمل
۶۶۔ مسافر:
۶۷۔ مست: شاگرد میر امانی
۶۸۔ مست: منشی عالم علی خان کانپوری
۶۹۔ مست: اشرف علی سلہٹی
۷۰۔ مسکین: مولوی مسکین خیر آبادی
۷۱۔ مسکین: لالہ بخت سنگھ عظیم آبادی
۷۲۔ مسلم: میر فرزند علی
۷۳۔ مستان: شاگرد میاں ضیغم
۷۴۔ مستمند: دہلوی شاگرد فقیہ صاحب

۷۵۔ مسرت: شیخ رحمت علی بنارسی شاگرد ذاکر
۷۶۔ مسرور: مرزا حبیب علی بیگ شاگرد نوازش
۷۷۔ مسرور: کشن راو
۷۸۔ مسطور:
۷۹۔ مسیح:
۸۰۔ مشتاق: عنایت اللہ پیرزادہ
۸۱۔ مشتاق: میر حسن فیض آبادی
۸۲۔ مشتاق: عبداللہ خان خلف ابوالحسن نبیرۂ یوسف اللہ خان
۸۳۔ مشتاق: محمد قلی خان بیٹا ہاشم قلی خان عظیم آبادی
۸۴۔ مشفق، راجہ جادب کشن بہادر
۸۵۔ مصحفی: غلام ہمدانی مصنف تذکرہ مصحفی
۸۶۔ مصدر: میر ماشاءاللہ پدر میر انشاءاللہ خان
۸۷۔ مُصیب: شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی
۸۸۔ مضطر: لالہ کنور سین شاگرد مصحفی
۸۹۔ مضطرب: مولوی خلیل، نظیر احمد کے بیٹے (رام پوری)
۹۰۔ مضطرب: لالہ درگا پرشاد خلف بھوانی پرشاد
۹۱۔ مضمون: میاں شرف الدین
۹۲۔ مضمون: سید امام الدین خان
۹۳۔ مطلب:
۹۴۔ مظہر: حبیب اللہ عرف مرزا جان جاناں
۹۵۔ معروف: الٰہی بخش خلف عارف جان
۹۶۔ معین: شیخ معین الدین
۹۷۔ مغموم: رام جس لکھنوی
۹۸۔ مفتون: مرزا ابراہیم بیگ اصفہانی شاگرد مصحفی
۹۹۔ مفتون: کاظم علی الہ آبادی
۱۰۰۔ مقتول: مرزا ابراہیم بیگ
۱۰۱۔ مقصود: سقا
۱۰۲۔ ملنگ: ملنگ شاہ
۱۰۳۔ ممتاز: حافظ فضل علی شاگرد مرزا محمد رفیع سودا
۱۰۴۔ ممتاز: مرزا قاسم علی، مرزا کاظم علی جوان کے بڑے بیٹے
۱۰۵۔ ممنون: میر نظام الدین
۱۰۶۔ منت: میر قمر الدین سونی پتی
۱۰۷۔ منتظر: میاں نور الاسلام، شاگرد مصحفی
۱۰۸۔ منتظر: خواجہ بخش الہ آبادی
۱۰۹۔ مُنشی: غلام احمد شاگرد مرزا جان جاناں
۱۱۰۔ مُنشی: مول چند شاہجہان آبادی
۱۱۱۔ مُنشی: میر محمد حسین
۱۱۲۔ منعم: برادر محمد قائم
۱۱۳۔ منور: منور خان رام پوری
۱۱۴۔ مُنیر: میر امیر جان عظیم آبادی
۱۱۵۔ منیر: وجیہ الدین
۱۱۶۔ موزوں: نواب خواجم قلی خان
۱۱۷۔ موزوں: میر رحم علی
۱۱۸۔ موزوں: مہاراجہ رام نرائن عظیم آبادی
۱۱۹۔ مولائی:
۱۲۰۔ مومن: حکیم محمد مومن خان دہلوی
۱۲۱۔ مہترم:
۱۲۲۔ مہجور: مولوی عبدالغفور کلکتوی
۱۲۳۔ مہجور: منشی محمد بخش
۱۲۴۔ مہندی: سید محمد مہدی علی خاں مرشد آبادی
۱۲۵۔ مہر: حاتم علی شاگرد آتش
۱۲۶۔ مہر: عبداللہ خاں لکھنوی
۱۲۷۔ مہربان:
۱۲۸۔ مہلت: مرزا علی شاگرد جرأت
۱۲۹۔ میر: میر محمد تقی اکبر آبادی
۱۳۰۔ میر: محمد میر

۱۳۱۔ میزان: محمد میزان عرف سید نوازش علی دکھنی

نون کے باب میں:

۱۳۲۔ ناجی: محمد شاکر شاہجہان آبادی
۱۳۳۔ نادر: دہلوی
۱۳۴۔ نادر: لالہ گنگا سنگ شاگرد میر حسن
۱۳۵۔ ناسخ: شیخ امام بخش لکھنؤی، دوست میر حیدر علی آتش
۱۳۶۔ ناصر: ناصر علی عظیم آبادی
۱۳۷۔ نالاں: محمد عسکر علی خاں
۱۳۸۔ نالاں: میر احمد علی دہلوی شاگرد سوداؔ
۱۳۹۔ نالاں: میر وارث علی شاگرد فغاں
۱۴۰۔ نبی: میر غلام نبی بلگرامی
۱۴۱۔ نثار: میر عبدالرسول اکبر آبادی
۱۴۲۔ نثار: سدا سکھ دہلوی
۱۴۳۔ نثار: محمد امان شاگرد حاتم
۱۴۴۔ نجات: شیخ حسن رضا دہلوی
۱۴۵۔ نجف:
۱۴۶۔ ندیم: مرزا علی قلی شاہجہان آبادی
۱۴۷۔ نزار: خواجہ محمد اکرم
۱۴۸۔ نزہت: رفیع الدرجات رام پوری
۱۴۹۔ نسیم: دیا شنکر مصنف مثنوی گلزار نسیم شاگرد آتشؔ
۱۵۰۔ نسیم: اصغر علی خاں شاہجہانی
۱۵۱۔ نشاط: السیر سنگھ
۱۵۲۔ نصیر: خواجہ محمد نصیر الدین
۱۵۳۔ نصیر: میر ناصر علی لکھنؤی
۱۵۴۔ نظام: نواب عماد الملک
۱۵۵۔ نعیم: نعیم اللہ خاں دہلوی
۱۵۶۔ نقی:
۱۵۷۔ نکہت: میاں نیاز علی بیگ دہلوی
۱۵۸۔ نگیں:
۱۵۹۔ نوا: شیخ ظہور
۱۶۰۔ نوا: نواب ظہور اللہ خان
۱۶۱۔ نواب: نصیر اللہ خاں
۱۶۲۔ نور:
۱۶۳۔ نور: مولوی عبداللہ پانی پتی
۱۶۴۔ نیاز: عبدالرسول جہانگیر نگری
۱۶۵۔ نیاز: مولوی نیاز احمد بریلوی

واؤ کے باب میں:

۱۶۶۔ واحد:
۱۶۷۔ واحد: واحد علی
۱۶۸۔ وارث: محمد وارث الہ آبادی
۱۶۹۔ واقف: شاہ واقف دہلوی
۱۷۰۔ والا: مظہر علی خاں عرف مرزا لطف علی خاں
۱۷۱۔ والہ: مبارک علی
۱۷۲۔ والی: منشی محمد والی
۱۷۳۔ وحید: نواب وزیر علی خاں وزیر آصف الدولہ بہادر
۱۷۴۔ وزیری: خواجہ وزیر لکھنوی شاگرد ناسخ
۱۷۵۔ وصل: مولوی محمد مظہر کلکتوی
۱۷۶۔ وصل: مرزا اسحاق شاگرد میاں ملول
۱۷۷۔ وفا: لالہ نول رائے
۱۷۸۔ ولایت: ولایت اللہ خاں دہلوی
۱۷۹۔ ولی: مرزا محمد ولی عرف آگاہ شاہ، دہلوی
۱۸۰۔ ولی: محمد ولی دکھنی
۱۸۱۔ وہم: میر محمد علی، وزیر آصف الدولہ بہادر

ہے کے باب میں:

۱۸۲۔ ہاتف: مرزا محمد ہاتف شاہجہان آبادی
۱۸۳۔ ہاشمی: میر ہاشمی لکھنؤی شاگرد مرزا رفیع
۱۸۴۔ ہادی: میر محمد جواد سندہلوی
۱۸۵۔ ہادی: دہلوی

۱۸۶۔ ہدایت: ہدایت اللہ خان شاگرد و مرید میر درد
۱۸۷۔ ہدایت: ہدایت علی
۱۸۸۔ ہلال: مرزا محمد بیٹا مرزا حاجی صاحب
۱۸۹۔ ہمدم: نواب عبادل اللہ خان رامپوری
۱۹۰۔ ہمدم: بیٹا میر محمد حیات حسرت
۱۹۱۔ ہوش: شاگرد میر سوز
۱۹۲۔ ہوش: مرزا نقی خاں
۱۹۳۔ ہویدا: میر محمد اعظم دہلوی
۱۹۴۔ مہنیگا: میر ہنیگا

یا کے باب میں:

۱۹۵۔ یار: میر احمد دہلوی شاگرد میر تقی
۱۹۶۔ یاس: حسن علی خان لکھنوی شاگرد مرزا جعفر علی حسرت
۱۹۷۔ یکتا:
۱۹۸۔ یکرنگ: مصطفیٰ قلی خاں دہلوی
۱۹۹۔ یکرو: عبدالوہاب شاگرد آبرو
۲۰۰۔ یکرو: میاں یکرو
۲۰۱۔ یقین: انعام اللہ خاں
۲۰۲۔ یونس: حکیم یونس
۲۰۳۔ خسرو: ابوالحسن خسرو دہلوی

نسخۂ دلکشا حصہ دوم میں شاعرات کی فہرست

۱۔ آبادی:
۲۔ آفتاب: آفتاب بیگم لکھنوی
۳۔ اچپل ہیگن
۴۔ الفت: پانی پتی
۵۔ بیگم: تارا بیگم
۶۔ جان:
۷۔ جانی: بیگم جان بیٹی نواب قمر الدین خاں
۸۔ جینا بیگم: بیٹی مرزا بابر بہادر
۹۔ حجاب: نبی جان ہاپڑی
۱۰۔ حور: بی حور لکھنوی، طائفہ دار
۱۱۔ دلبر: چھوٹی بیگم
۱۲۔ دلہن بیگم: بیٹی نواب انتظام الدولہ بہادر اور زوجہ نواب آصف الدولہ بہادر
۱۳۔ زینت: بی زینت شاگرد ابراہیم ذوق
۱۴۔ شرم: چھوٹے صاحب، طائفہ دار
۱۵۔ شیریں: شریں لکھنوی
۱۶۔ صاحب: طائفہ دار شاہجہان آبادی، شاگرد مومن خاں
۱۷۔ قمر: الہ آبادی
۱۸۔ گنا بیگم: بیٹی علی قلی خاں شش انگشتی اور زوجہ نواب عماد الملک غازی الدین خان بہادر شاگرد منت کی
۱۹۔ ماہ: روشنی جان لکھنوی
۲۰۔ موتی: موتی شاہجہان آبادی، طائفہ دار
۲۱۔ مہتاب: مہتاب بانس بریلی
۲۲۔ نزاکت: بی رمجو دہلوی
۲۳۔ نورن: نور جہاں میراسن فرخ آباد

حوالہ جات/حواشی

۱۔ نساخ، مولوی عبدالغفور، سخن شعرا، لکھنؤ: مطبع منشی نول کشور، ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء، (سطر ۱۷-۱۸) ص: ۲۱

۲۔ سری رام لالہ، خمخانہ جاوید، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۰۸ء، ص: ۲۸۲

۳۔ وفا راشدی، بنگال میں اردو، دہلی: اردو پبلشنگ ہاؤس، س ن، ص: ۲۴۵

۴۔ ایضاً، ص: ۲۴۰-۲۳۹

۵۔ ارمان، جنم جی مترا، نسخۂ دلکشا، حصۂ اول (قلمی نسخہ) مملوکہ ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) ص: ۱۵۳

۶۔ ایضاً، ص: ۲۳

۷۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ ''بنگالی ہندوؤں کی اُردو خدمات''، کلکتہ: ہندوستانی آرٹ پریس، ۱۹۶۳ء، ص: ۱۶۸-۱۷۶

۸۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ، ڈاکٹر، بنگال میں اُردو مخطوطات، ۱۸۰۰ء تا ۱۹۸۰ء، لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۱۹۹۵ء، ص: ۳۸-۳۹۔

۹۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ، بنگال میں اردو زبان و ادب (چند تحقیقی مضامین)، مقالہ: (انیسویں صدی میں شائع شدہ مجموعہ ہائے کلام)، لکھنؤ: نصرت پبلشرز، ۱۹۷۶ء، ص: ۱۷۵-۱۷۴

۱۰۔ ارمان، جنم جی مترا، نسخۂ دلکشا، (حصہ اول)، قلمی نسخہ مملوکہ ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) ص: دیباچہ

۱۱۔ رسالہ ''تحریر'' شمارہ ۱۰، جلد ۳، دہلی: اکتوبر، دسمبر ۱۹۶۹ء، ص: ۱۷۸

۱۲۔ آغا افتخار حسین (مرتبہ)، مخطوطات پیرس، کراچی: ترقی اردو بورڈ، س ن، ص: ۲۹

۱۳۔ بحوالہ ''بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات''، کلکتہ: ہندوستانی آرٹ پریس، ۱۹۶۳ء، ص: ۱۷۱

۱۴۔ رسالہ ''نگار'' پاکستان، کراچی، اکتوبر ۱۹۶۴ء، ص: ۲۰

۱۵۔ زور، محی الدین قادری، ڈاکٹر، گارسان دتاسی اور اس کے ہم عصر بہی خواہانِ اردو، صدر آباد دکن: سب رس کتاب گھر، ۱۹۴۱ء، ص: ۴۵-۴۴

۱۶۔ ''نسخہ دلکشا اور دتاسی''، مطبوعہ جدید اردو ۱۹۴۱ء، بحوالہ ''بنگال میں اردو'' از وفا راشدی، مطبوعہ دہلی: اردو پبلشنگ ہاؤس، س ن، ص: ۲۴۵

۱۷۔ افتخار حسین، ڈاکٹر، ''یورپ میں اردو''، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، اپریل ۱۹۶۸ء، ص: ۱۱۳

۱۸۔ رسالہ ''تحریر'' شمارہ ۱۰، جلد ۳، دہلی: اکتوبر-دسمبر ۱۹۶۹ء، ص ۱۷۹

۱۹۔ رسالہ ''نگار'' پاکستان، اکتوبر ۱۹۶۴ء، ص: ۲۶-۲۰

۲۰۔ آغا افتخار حسین، مخطوطات پیرس، کراچی: ترقی اردو بورڈ، س ن، ص: ۲۹

۲۱۔ رسالہ ''تحریر'' دہلی: اکتوبر دسمبر ۱۹۶۹ء، ص: ۱۷۷

۲۲۔ آغا افتخار حسین، ''یورپ میں تحقیقی مطالعہ''، لاہور: مجلس ترقی ادب، نومبر ۱۹۶۷ء، ص: ۱۲۸-۸۷

۲۳۔ ذاتی انٹرویو: ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم)، بتاریخ ۲ ستمبر ۲۰۰۹ء

۲۴۔ ارمان، جنم جی مترا، نسخۂ دلکشا، حصہ اول، (قلمی نسخہ نقل شدہ) مملوکہ، ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) ص: ۱

۲۵۔ ایضاً، (حصہ اول)، ص: ۱۶، ۱۶۰

۲۶۔ ایضاً، ص: ۷

۲۷۔ ایضاً، ص: ۲۰۲

۲۸۔ ایضاً، (حصہ دوم)، ص: ۱۰۳

۲۹۔ ایضاً (حصہ اول) ص: ۵۷، ۱۰۴، ۱۷۳

۳۰۔ ایضاً، ۲، ۵، ۱۴، ۱۹، ۱۳۰، ۱۸۲، ۱۸۵، ۱۹۳ (حصہ دوم) ص: ۱۸، ۴۶